خوش انجام

دانش محل دہلی

خوش انجام

شہرہ آفاق تمثیل نگار شکسپیر کے مشہور ڈرامہ

TWELFTH NIGHT

کا اُردو ترجمہ

از

جناب سعید الحق صاحب عاشق ایم۔ اے

پیش کردہ مترجم ۔ از دہلی

مطبوعہ جمال پریس دہلی

باراوّل ۱۰۰۰ قیمت ایک روپیہ چار آنے

ملنے کا پتہ

دانش محل

کوچہ ناہر خاں دہلی ۲۷۳۶

شیکسپیر

از جناب سعید الحق صاحب عاشق وسنوی ام اے

شیکسپیر کا نام تعارف کا محتاج نہیں، انگریزی کے ایک دو فقرے سمجھنے والا بھی یہ جانتا ہے کہ وہ انگریزی ادبیات کا سب سے نامور ہیرو ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جن کے کان انگریزی ترانوں سے ناآشنا ہیں اُس کی شیریں بیانی نغز گفتاری اور اس کے تخیّل کی سحرکاری کے قائل نظر آتے ہیں۔ اس نے فطرت کے سربستہ رموز کی گرہ کشائی کی اور شاہدِ قدرت کے چہرہ پر جو نقاب پڑی ہوئی تھی اُس کو تار تار کر کے اُس کے حقیقی حسن و جمال کا جلوہ لوگوں کو دکھایا بقول اقبال

حفظ اسرار کا فطرت کو ہے سودا ایسا ۔۔۔ رازداں پھر نہ کرے گی کوئی پیدا ایسا

وہ صحیفۂ شاعری کا طغرائے امتیاز تھا اور فنِ تمثیل نگاری میں لاثانی اور بے انتہا اس کے ڈرامے فطرت کی عکسی تصویریں ہیں۔ انسانی دماغ کے مدوجزر، فطرت کی بوقلمونیوں۔ قدرت کی رنگا رنگیوں اور کائنات کی جلوہ آرائیوں کا مطالعہ اس

سے بہتر آج تک کسی نے نہیں کیا۔ ہومر (Homer) اور ورجل (Virgil) میں استعاروں اور تشبیہوں کی شان و شوکت ملے گی۔ الفاظ کا طنطنہ سنائی دے گا انشاپردازی کا جوہر چمکتا دکھائی دے گا۔ خیالات کا دریا امنڈتا ہوا نظر آئے گا۔ ملٹن (Milton) میں بھی استعاروں کی شوکت عساکر سکندری کے جاہ و جلال سے کم نہیں اور الفاظ کا زور فوج کے نقاروں سے بڑھ کر ہے۔ شیلے (Shelley) اور بائرن (Byron) کے ہاں عشق و محبت کے رنگین افسانے ملیں گے، مگر جو چیز شیکسپیئر کو تمام لوگوں سے ممتاز کرتی ہے، وہ فطرتِ انسانی کے جذبات و عواطف کا مطالعہ ہے، کہا گیا ہے کہ وہ شاہدِ فطرت کا آئینہ دار تھا۔ آیئے تمثیل نگاروں کے اس قیصرِ اعظم کے سوانح حیات پر ایک نظر ڈالی جائے۔

یہ کس قدر تعجب انگیز واقعہ ہے کہ فطرت کے اس سب سے بڑے قصہ نگار کے قصۂ حیات کا زیادہ تر حصہ قیاس گمان پر مبنی ہے۔ اس کا باپ جون شیکسپیئر (Johon Shakespeare) اپنے قریہ کا ایک معزز شخص تھا اور اون کی تجارت کیا کرتا تھا۔ اس کی شادی ۱۵۵۷ء میں میری آرڈن (Mary Arden) سے ہوئی جس کا خاندان اس کے شوہر کے خاندان سے زیادہ متموّل تھا اور جان شیکسپیئر کو بیوی کے ذریعہ سے کچھ جائداد بھی ہاتھ آئی۔ ولیم شیکسپیئر (William Shakespeare) جو آسمان شاعری پر ایک درخشاں ستارہ ہو کر چمکنے والا تھا اور جس کی ضیا باری سے ایک دنیا فیض یاب ہونے والی تھی،

اسٹریٹفورڈ آن اوون (Stratford on Avon) ایک دیہات میں کتم عدم سے پردۂ وجود پر نمودار ہوا۔ اس کی تعلیم کچھ یونہی سی ہوئی۔ وہ دیہات کے اسکول میں تعلیم کی غرض سے بھیجا گیا، بن جونسن (Ben Jouson) جو اس کا ہم عصر تمثیل نگار ہے وہ اگرچہ اس کی تمثیل نگاری کا معترف تھا۔ لیکن وہ ہمیشہ طنزاً یہ کہا کرتا تھا کہ شیکسپیر لاطینی تھوڑی اور یونانی اس سے بھی کم جانتا تھا۔ ڈائسے (Dyce) جو شکسپیر کا سوانح نگار گزرا ہے اس کا بیان ہے کہ فرانسیسی اور اطالوی میں بھی اس کی استعداد زیادہ نہ تھی۔ جب شیکسپیر ۱۴ سال کا ہوا تو اس کے باپ کا ستارۂ اقبال زوال کی طرف مائل ہوا یہاں تک کہ اس کو اپنی بیوی کی جائداد گرو کرنی پڑی اور بیٹے کو اسکول چھوڑنا پڑا تاکہ کاروبار میں باپ کا ہاتھ بٹائے۔ شیکسپیر کی ظاہری تعلیم بس یہیں ختم ہو جاتی ہے مگر معلم فطرت نے اس کو وہ رموز اور اسرار سکھائے کہ دنیا اب بھی شیکسپیر کی قوت تخیل پر حیرت زدہ رہ جاتی ہے۔ تاریخ ادبیات کا یہ عقدہ اب تک حل نہ ہو سکا کہ اتنی تھوڑی تعلیم کے باوجود کیونکر ایک شخص نے اپنے ادبی شہپاروں سے دنیا کو انگشت بدنداں کر دیا۔

مشہور فرانسیسی انشا پرداز ٹین (Taine) نے شیکسپیر کے سوانح حیات کو فرانسیسی زبان میں قلم بند کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ شیکسپیر دن رات دختر رز کی پرستش میں مصروف رہتا تھا وہ اپنی چھوٹی سی بستی میں رندی و ہوسناکی کی مثال بن گیا تھا ایک دن کا واقعہ ہے کہ وہ نشہ میں مخمور تھا اور ڈگمگاتا ہوا اچھل رہا تھا، کسی نے

اُس کو مارا پیٹا اور مخموری کی حالت میں رات اُس نے سیب کے ایک درخت کے نیچے گزاری، بلا شُبہہ اُس نے اُس وقت تک شعر کہنا شروع کر دیا تھا اور وہ گانو کی تمام رنگ رلیوں میں شریک رہتا تھا، وہ ہرگز تہذیب و نفاست کا نمونہ نہ تھا۔

اٹھارہ سال کے سن میں اس کی شادی این ہیتھوے (Anne Hathway) سے ہوئی جو اُس سے آٹھ سال عُمر میں بڑی تھی ٹین[1] (Taine) کا بیان ہے کہ شادی کے بعد مقررہ میعاد کے پہلے وہ ایک بچّہ کی ماں ہو گئی، ٹین کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قبل رسمی شادی کے شیکسپیر اور این کے ازدواجی تعلقات شروع ہو گئے تھے مگر ہیلیول (Halliwell) اور دوسرے مفسّروں نے لکھا ہے کہ اُس زمانہ میں منگنی ہی اصل میں شادی سمجھی جاتی تھی اور منگنی کے بعد منگیتر بیوی ہو جاتی تھی، ان مفسّروں نے اس طرح شیکسپیر کی پاکدامنی کو بیداغ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اُس نے سر لوسی (Sirlucy) کا ایک ہرن چرالیا تھا، اگر اس کی خبر کوڑوں سے لی جاتی اور قید خانہ کی کوٹھری بھی دیکھنا پڑتی تھی، اس وقت تک شیکسپیر کا باپ مقیّد ہو چکا تھا خود شیکسپیر کی تین اولادیں ہو چکی تھیں اور زندگی نہایت عُسرت سے گزرتی تھی، ایک روایت ہے کہ ۱۵۸۶ء سے کچھ پہلے وہ ایک دیہات کے اسکول میں معلّم بھی تھا، آخر کار قسمت کے ہاتھوں تنگ آکر اُس نے اپنے بیوی بال بچّوں اور وطن کو خیرباد کہا اور لندن پہنچ گیا، ایک قصّہ ہے کہ کچھ دنوں تک وہ تھیٹر کی ایک کمپنی میں نوکر مقرر ہوا اور اس کا کام یہ تھا

[1] حاشیہ بر صفحہ ۶ ملاحظہ ہو

کر تماشہ گاہ کے باہر تماشہ دیکھنے والوں کے گھوڑوں کی نگہبانی کرتا، غرضکہ غربت و افلاس کی تمام سختیاں سہنے کے بعد وہ ایکٹر مقرر ہوا اس کے بعد اُس نے ڈرامے لکھنا شروع کیے جو اس قدر مقبول ہوئے کہ اس کے ہم عصر تمثیل نگاروں کے دل میں کینہ اور حسد کی آگ بھڑک اٹھی، گرین Greene اور بن جونسن (Ben Jonson) کو حسد کی آگ جلا رہی تھی، اُن کو تعجب تھا کہ کیونکر ایک آوارہ روزگار جو کل تک گھوڑوں کی نگہبانی پر معمور تھا آج تمثیل نگاروں کا شہنشاہ بن بیٹھا سنہ ۱۵۸۴ء سے اُس نے اس زمانہ کے دو مشہور ایکٹروں ولیم کیمپ William Kemp اور رچرڈ برنیج (Richard Burbage) کے ساتھ کام کرنا شروع کیا، ٹین (Taine) کا بیان ہے کہ تھیٹر کے باہر وہ عیاش اور ہوس پرست اُمرا کی صحبت میں رہا کرتا تھا۔ شیکسپیر کی وینس اینڈ اڈونس (Venus and Adonis) اس کے شباب کی پہلی صدا ہے اُس نے اس کتاب کو ارل آف سدیمپٹن (Earl of Southampton) کے نام سے جو اُنیس سال کا ایک ہوس پرست نوجوان تھا معنون کیا۔ یہ کتاب لندن میں اس قدر مقبول ہوئی کہ ہر حسین اور شوقین عورت کی میز پر اس کتاب کا پایا جانا ضروری تھا۔ یہ کتاب عشق و وارفتگی کی کہانی ہے خود شیکسپیر میرین ڈیلورم (Marian Delorme) کے حسن و جمال کا وارفتہ اور اُس کی نگاہوں کا گھائل ہو گیا تھا۔

شیکسپیر کی شہرت روز بروز بڑھتی گئی۔ ملکہ الیزابتھ نے اس کے ڈراموں سے

خاص دلچسپی لینی شروع کی۔ اس کے دربار میں شیکسپیر کے ڈرامے اسٹیج پر دکھائے جاتے تھے۔ الیزابتھ کے بعد جیمس اوّل شاہ انگلستان نے بھی شیکسپیر کی بہت ہمت افزائی کی شیکسپیر نے کافی دولت جمع بھی کرلی اور اپنے باپ کے تمام قرض ادا کردیئے اور اسٹریٹفورڈ میں جو سب سے بڑا مکان تھا اُس کو خرید لیا، اُس کی شہرت کو چار چاند لگتے ہی گئے یہاں تک کہ ہر شاہی جشن میں شیکسپیر اور اس کی کمپنی کا آنا ضروری سمجھا جاتا تھا، باون برس کے سن سے اُس کی صحت خراب ہو چلی تھی اور وہ اسٹریٹفورڈ ہی میں رہا کرتا تھا۔ بن جونسن (Ben Jonson) اور مائیکل ڈریٹن (Michael Drayton) اس کو اکثر دیکھنے آتے تھے ۱۶۱۶ء کے ماہ اپریل کی تیسویں تاریخ تھی اور منگل کا دن تھا جب اُس نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

ایک انگریز انشاپرداز غالباً ڈاکٹر جونسن کا قول ہے کہ شیکسپیر کے ڈراموں کو فطرت کی عکسی تصویریں بتانا گویا شیکسپیر کی توہین ہے، بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ فطرت نے خود اپنے ہاتھ میں قلم لیکر نقش آرائی کی ہے۔

مگر جو چیز شیکسپیر کے ڈراموں میں سب سے نمایاں ہے وہ جذبات کی

(حاشیہ صفحہ نمبر ۲) لہ شیکسپیر کے طربیہ ٹولفتھ نائٹ Twelfth Night میں ڈیوک Duke اورسینو Orsino کی زبان سے کہتا ہے کہ عورت کو اپنی عمر سے زیادہ سن کے مرد سے بیاہ کرنا چاہیئے تب کہیں عورت شوہر کو بھی معلوم ہوگی اور اُس کے دل پر حکمرانی کرے گی۔

ہمہ گیری ہے۔ یورپ کا متمدن انسان ہو یا افریقہ کا وحشی، رومی ہو یا زنگی، چینی ہو یا جاپانی، عجمی ہو یا عربی، ہندی ہو یا افغانی، قطبِ شمالی کے باشندے ہوں یا خطِ استوا پر رہنے والے سب کے سب منزلِ حیات کے کسی نہ کسی سنگ میل پر ایک لیر (Lear) یا اوتھیلو (Othello) ایک اورلینڈو Orlando یا ایک ڈیوک اورسینو (Duke Orsino) ایک Romeo یا ایک ٹائمن (Timon) کے جذبات اپنے دلوں میں موجزن پاتے ہیں۔ یہ جذبات ہر ملک اور قوم کے افراد پر حکومت کرتے ہیں اور زمان و مکان کی قید سے آزاد ہیں۔

شیکسپیر کے نگارخانہ میں زندگی کے اعلیٰ ترین اور اسفل ترین شعبوں کے نمائندوں کی تصویریں ملیں گی۔ اگر ایک طرف کسی جلیل القدر، کشورکشا فاتح سیزر (Caesar) کی تصویر ہے تو دوسری طرف ایک فلاسفر ژاک (Jaques) کی بھی تصویر ہے جو حیاتِ انسانی کی گتھیاں سلجھاتا ہے۔ ٹچ اسٹون Touch stone کے ایسے مسخرے بھی ہیں اور ایاگو (Iago) کے ایسے لچے بھی Romeo کے ایسے ناکام عاشق بھی اور اورلینڈو Orlando کے ایسے بامراد بھی، فولسٹیف Falstaff ایسے تردامن بھی ہیں اور میکبتھ (Macbeth) کے ایسے قاتل بھی، روزلینڈ Rosalind کی ایسی شریف النفس خاتین بھی ہیں اور لیڈی میکبتھ Lady Macbeth کی ایسی خونین مناظر کو دیکھکر خوش

ہونیوالی عورتیں بھی ہیں۔ غرضکہ اس آرٹ گیلری میں اعلیٰ ترین اور اسفل ترین لوگ موجود ہیں یہ صحیح ہے کہ شیکسپیر کے ڈراموں میں بعض افراد بڑے درجے کے بے حیا و فحش کلام ہیں اور تہذیب و نفاست سے سرے سے ناآشنا ہیں۔ وہ گندہ خیال اور گندہ ذہن ہیں، ان کا مذاق نہایت ہی نامہذب اور ناشائستہ ہوتا ہے

واقعہ یہ ہے کہ شیکسپیر انسانی زندگی کا مصور ہے اور جہاں وہ محاسن کو دکھاتا ہے وہاں قبائح کو بھی آشکار کرتا ہے۔ بری بھلی تمام چیزوں کا عکس آئینہ میں چلاتا ہے ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ شیکسپیر کو ہمیشہ کیسہ پری کی فکر رہتی تھی اور اس زمانہ کے تماشائیوں کے ذوق کا تقاضا تھا کہ اسٹیج پر بے حیائی اور فحش کلامی ہو۔

ماخذ شکسپیر کے اکثر ڈرامے اپنے قصوں کے لئے دوسری کتابوں کے رہینِ منت ہیں لیکن شکسپیر ان قصوں کو اپنی مسیحائی سے کیا سے کیا بنا دیتا تھا۔ وہ پرانی ہڈیوں میں نئی روح پھونک دیتا تھا۔ شکسپیر کے جولیس سیزر Julius Caesar اور کوریولینس (Coriolanus) میں چلتے پھرتے رومی نظر آتے ہیں بن جونسن کے سجینس (Sejanus) اور کیٹیلائن Catiline میں، اگرچہ رومی رسوم و عادات کا ایک صحیح نقشہ ملتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان ڈراموں میں خوشنما کپڑوں میں ملبوس کٹھ پتلیاں کسی ڈورے پر ناچ رہی ہیں۔ شکسپیر نے پلوٹارک Plutarch کی کتاب "مشاہیرِ روما" اور ہولنشڈ Hollinshed کی کتاب کرونیکلس (تواریخ) سے ڈرامے اور قصے اخذ کئے ہیں ہیملٹ (Hamlet)

کا قصہ ہولینڈ کے سیکسو گرمیٹکس Saxo Grammaticus نامی قصہ نویس نے
بیان کیا ہے اور غالباً شیکسپیر نے یہیں سے اپنے ڈرامہ کا قصہ اخذ کیا ہے۔ یہ بھی کہا
جاتا ہے کہ کڈ (Kyd) کی اسپنش ٹریجڈی (Shpanishtregedies) نے شیکسپیر کے
دماغ میں ہیملٹ (Hamlet) لکھنے کا خیال پیدا کیا۔ کوریولینس Coriolanus۔ جولیس سیزر (Julius caesar) اور انیٹونی و کلیوپیٹرا Antony and Cleopatra کے ماخذ رومی تاریخ میں ملیں گے۔

اطالوی قصص میں شکسپیر کے لیے مواد کافی تھا۔ چوسر (Chaucer)
کے وقت سے لے کر (Le Fontaine) کے زمانہ تک یورپ کے قصہ نویس
بوکیچیو (Boccacio) کی ڈی کیمرونی (Decamerone) کے دست نگر
رہے بوکیچیو کی اس کتاب کا ترجمہ یورپ کی تمام مشہور زبانوں میں ہوا۔ سولہویں
صدی عیسوی کے انگلستان میں بوکیچیو کی جگہ ایک دوسرے اطالوی قصہ نویس
بنڈیلو (Bandello) نے لی۔ انگلستان میں ان اطالوی قصوں کا مجموعہ
Palace of Pleasure کی شکل میں شائع ہوا۔ قیاس غالب ہے کہ یہ کتاب شکسپیر
کے زیر مطالعہ رہی ہوگی۔ اولز ول ویٹ انڈز ول All's Well That Ends Well
کا قصہ بوکیچیو کے ایک قصہ سے جس کا ترجمہ پینٹر نے
کیا تھا ماخوذ ہے۔

آئندہ صفحات میں شیکسپیر کے مشہور ڈرامہ Twelfth Night

کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ شیکسپیر کے ہمہ گیر تمثیلی فن کا اندازہ ناظرین کو ہو سکے۔ جہاں تک ممکن ہے ڈرامہ کی اصلی روح کو زندہ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاکہ اُردو داں طبقہ شکسپیر کے اندازِ خیال اور طرزِ بیان سے آگاہ ہو سکے۔ یہ تمثیل حسن و عشق کی کیفیات سے لبریز ہے۔ استعارات اور تشبیہات نے اِن کیفیات کو اور بھی تیز کر دیا ہے۔ اس ڈرامہ میں انسانی فطرت کا مطالعہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔

افرادِ مجالس

اورسینو orsino — الیریا Illyria کا ڈیوک* Duke

سیبسٹین Sebastian — وایلا Viola کا بھائی

انٹونیو — ایک بحری کپتان سیبسٹین کا دوست

ایک بحری کپتان — وایلا کا دوست

ویلنٹائن Valentine }
کیوریو Curio } — ڈیوک کے مصاحب

سر ٹوبی بلش Sir Toby Belch — اولیویا Olivia کا چچا

سر اینڈرو ایگوچیک Sir Andrew Ague-Cheek

فیبین -

فسٹے Feste — اولیویا کے نوکر

اولیویا — Olivia — ایک دولتمند کونٹس**

وایلا Viola — جو ڈیوک پر عاشق ہے

میریا Maria — اولیویا کی خادمہ

Malvolio — اولیویا کے گھر کی دیکھ بھال کرنیوالا

امراء، پادری، سیاح، افسر، گویئے اور دوسرے مصاحب

* ڈیوک۔ چھوٹی قلمرو کا مالک — ** کونٹس (Countess) کونٹ Count کی تانیث ہے۔ اور کونٹ کے معنی ایک متمول رئیس کے ہیں۔

ایکٹ اوّل

سین اوّل

ڈیوک کے محل میں ایک کمرہ، ڈیوک۔ کیوریو اور امرا داخل ہوتے ہیں۔ ساتھ ساتھ گویئے بھی ہیں۔

ڈیوک۔ کیا یہ واقعہ ہے کہ موسیقی سے عشق کی نشو ونما ہوتی ہے؟ کیا راگ اور سرگم سے عشق کی پرورش ہوتی ہے؟ کیا نغموں سے عشق کی روح تازہ ہوتی ہے؟ اگر یہ واقعہ ہے تو میری روح کی گہرائیوں کو سرود و نغمہ سے بھر دو اور اتنا بھر دو کہ پھر کوئی باقی بھی نہ رہے۔ آہاہا۔ ذرا وہ راگ پھر سنانا۔ اس کا اُتار کیسا دل پذیر تھا۔ وہ راگ میرے سامعہ پر اس عطر بیز نسیم کی طرح پڑا جو گلہائے بنفشہ کے کسی انبار پر سے گزرتی ہوئی جاتی ہو۔

کیوریو۔ حضور شکار کو نہیں چلیں گے۔

ڈیوک۔ کس چیز کے شکار کو۔

کیوریو۔ وہی ہرن کے شکار کو۔

ڈیوک۔ ہرن کی کیا ضرورت ہے۔ جب میں خود اپنے دل کا شکار کر رہا ہوں۔ جب پہلی پہل میری آنکھیں اولیویا کے حسنِ عالم افروز پر پڑیں میں اُس

کے دامِ عشق میں گرفتار ہوگیا - گویا میں ایک ہرن ہوں اور میری خواہشات
بے رحم اور خونخوار کتّوں کی طرح میرا پیچھا کر رہی ہیں۔

ویلنٹائن داخل ہوتا ہے

کہو کیا خبر لائے ہو۔

ویلنٹائن - میرے اچھے آقا مجھے حضوری کا شرف حاصل نہ ہو سکا بلکہ اس نے اپنی دایہ سے یہ خبر بھجوادی کہ سات مکمل سالوں تک عناصر بھی اس کو بالکل بے نقاب نہیں دیکھ سکتے - وہ ایک راہبہ کی طرح نقاب پوش رہیگی۔ اور روز ایک دفعہ آنسوؤں سے اپنے کمرہ کی آب پاشی کرے گی، اور یہ سب صرف ایک مرحوم بھائی کی یادمیں۔

ڈیوک - جب وہ بھائی کی یادمیں اس نرم دلی کا ثبوت دے رہی ہیں تو خدا جانے اس کے دل کا کیا حال ہوگا، جب اس کے جگر، قلب اور دماغ عشق کے سنہرے تیروں[۱] سے گھائل ہوں گے - چلو پھولوں کے ڈھیر میں چلیں جہاں اُن کی معنبر خوشبو سے روح کو تازگی ہوگی - پھولوں کے نشیمن میں عشقیہ خیالات کی فراوانی ہوتی ہے۔

---

[۱] قدیم رومی عقیدہ کے مطابق کیو پڈ Cupid عشق کا کور چشم دیوتا ہے - وہ سنہرے تیر پھینکتا رہتا ہے - جو اس تیر کا گھائل ہوا وہ دامِ عشق میں گرفتار ہوتا ہے۔

دوسرا سین ——— سمندر کا کنارا۔

وایلا، کپتان اور بحری سیاح داخل ہوتے ہیں۔

وایلا ۔ دوستو، یہ کونسی بھومی ہے؟

کپتان ۔ شریف خاتون، یہ الیریا ہے۔

وایلا ۔ میں یہاں کیا کروں، میرا بھائی تو بہشت میں ہے، ممکن ہے کہ وہ غرقاب نہ ہوا ہو ۔ آپ لوگوں کا کیا خیال ہے۔

کپتان ۔ یہ کیا کم غنیمت ہے کہ تم بچ گئیں۔

وایلا ۔ خدا کرے میرا غریب بھائی بھی بچ گیا ہو۔

کپتان ۔ بہت ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو ۔ جب ہم لوگوں کا جہاز ٹوٹ گیا اور تم لوگ کشتی میں چمٹی ہوئی تھیں تو میں نے دیکھا کہ تمہارے بھائی نے اپنے کو ایک مستول سے باندھ لیا اور ہمت کے سہارے وہ شناوری کر رہا تھا اور پرانے زمانہ کے ایریون کی طرح جس نے ایک سوسمار کی پیٹھ پر بیٹھ کر سمندر

ل ساتویں صدی ق م کا ایک یونانی شاعر وہ لسبوس د LESBUS کا باشندہ تھا۔ وہ علم موسیقی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ ایکدفعہ صقیلیہ Sicily میں موسیقی کے مقابلہ میں کامیابی کا سہرا اُس کے سر بندھا۔ واپسی میں سیاحوں نے اُس کا مال و اسباب لوٹکر اُس کو دریا میں پھینکدیا۔ راویوں اور قصہ نویسوں کا بیان ہے کہ اُسکی دلپذیر موسیقی کی کشش سے ایک سوسمار جہاز کے پاس پہنچ گیا تھا۔ وہ اپنی پیٹھ پر بٹھا کر اُس کو ٹینرس دریا پار لے گیا۔

ہار گیا تھا تمہارا بھائی موجوں کا مقابلہ کر رہا تھا۔

وایلا ۔ خدا کرے آپ کی باتیں صحیح ہوں۔ اِن سب باتوں سے دل کو تسکین تو ہو جاتی ہے۔ آپ اس ملک سے واقف ہیں؟

کپتان ۔ ہاں میں نے اسی سرزمین میں پرورش پائی ہے۔ میری جنم بھومی یہاں سے تین گھنٹے کی راہ ہے۔

وایلا ۔ یہاں کا حکمراں کون ہے؟

کپتان ۔ ایک شریف ڈیوک۔

وایلا ۔ اُس کا نام؟

کپتان ۔ اورسینو۔

وایلا ۔ اورسینو! میرے والد اکثر اس کا تذکرہ کیا کرتے تھے، اس وقت وہ کنوارا ہی تھا۔

کپتان ۔ اس وقت بھی کنوارا ہی ہے۔ یا کچھ دنوں پہلے وہ کنوارا ہی تھا ایک مہینہ ہوا کہ میں یہاں سے گیا تھا اور اُس وقت یہ افواہ گرم تھی (اور تم جانتی ہو کہ بڑے لوگ جو کچھ کرتے ہیں چھوٹے اس کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں) کہ وہ اولیویا کے عشق میں گرفتار ہو گیا ہے۔

وایلا ۔ یہ کس عورت کا نام ہے؟

کپتان ۔ وہ ایک شریف النفس اور پارسا خاتون ہے، اُس کا باپ ایک

متموّل رئیس تھا اور ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ وہ اس دُنیا سے چل بسا اور اپنی لڑکی کو اپنے لڑکے کی نگرانی میں چھوڑ گیا وہ بیچارہ بھی اس عرصۂ فانی سے رخصت ہُوا اور اپنے مرحوم بھائی کی یاد میں اُس نے دُنیا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔

وایلا۔ کاش میں اس کی خدمت کے لیے اپنے کو پیش کرتی۔

کپتان۔ یہ مشکل ہے اس لئے کہ وہ دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو گئی ہے

وایلا۔ کپتان، اللہ نے آپ کو حسین صورت عطا کی ہے اور اگرچہ اکثر فطرت حسین غلاف کے اندر ایک پلید روح رکھ دیتی ہے۔ لیکن میرا اعتقاد ہے کہ فطرت نے آپ کو حسنِ صورت اور حسنِ سیرت دونوں سے مالا مال کیا ہے۔ میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ آپ میری اصلیت کو ایک راز بنا کر رکھیے اور میں آپ کو اس کا معاوضہ دوں گی۔ میں ڈیوک کی خدمت کے لئے اپنے کو پیش کرونگی۔ آپ مجھ کو ڈیوڈ کے ہاں لے چلیں اور ایک خواجہ سرا کی حیثیت سے مجھ کو پیش کریں۔ میں مختلف قسم کے گانے گا سکتی ہوں۔

کپتان۔ اچھا تو ایسا ہی ہوگا۔ میں اس راز کو اپنے سینہ میں محفوظ رکھونگا جس دن یہ راز میری زبان پر چلا آئے اُسی دن میں اندھا ہو جاؤں۔

وایلا۔ میں تمھاری ممنون ہوں۔

تیسرا سین ــــــــ اولیویا کے گھر میں ایک کمرہ۔

سر ٹوبی بلش اور میریا داخل ہوتے ہیں

سر ٹوبی۔ اپنے بھائی کے سوگ میں میری بھتیجی کیوں گھلی جا رہی ہے۔ ترد انسانی زندگی کے لئے زہرِ ہلاہل ہے

میریا۔ آپ رات میں سویرے گھر آیا کیجئے۔ اتنی دیر تک باہر رہنا آخر یہ کونسی حرکت ہے۔ آپ کی بھتیجی یعنی میری مالکہ آپ کی ان حرکتوں سے سخت خفا ہیں۔

سر ٹوبی۔ خفا ہیں تو رہنے بھی دو۔

میریا۔ آپ کی یہ رندی اور بدمستی آپ کی تباہی کا باعث ہو گی۔ میری مالکہ کل یہ بول رہی تھیں اور یہ بھی میں نے سنا کہ آپ کسی احمق کو بھی ساتھ لائے تھے جو میری مالکہ سے بیاہ کرنا چاہتا ہے۔

سر ٹوبی۔ سر اینڈرو ایگوچیک کا تذکرہ کر رہی ہو؟

میریا۔ ہاں، ہاں، اسی کا۔

سر ٹوبی۔ الیریا میں اس سے زیادہ کوئی بھی اس لمبا آدمی نہیں ہے۔

میریا۔ تو اس سے کیا مطلب۔

سر ٹوبی۔ اس کو تین ہزار ڈکٹ سالانہ کی آمدنی ہے۔

میریا۔ وہ سب ایک ہی سال میں خرچ کرے گا.........

.........وہ نہایت ہی احمق اور فضول خرچ ہے۔

سر ٹوبی۔ تو یہ تم یہ کیا اول فول بک رہی ہو۔ وہ ستار بجا سکتا ہے۔ تین چار زبانوں کے بولنے پر قدرت رکھتا ہے۔ اور فطرت نے تمام خوبیاں اس میں ودیعت کی ہیں۔

میریا۔ ہاں وہ احمق بھی ہے۔ فطرت نے اس کو جس حالت میں پیدا کیا۔ بجنسہٖ اسی حالت میں ہے اور وہ جھگڑالو بھی ہے اور اگر وہ بزدل نہ ہوتا تو لڑائی جھگڑے میں وہ اب تک مارا گیا ہوتا۔

سر ٹوبی۔ قسم ہے اس ہاتھ کی، جو اس کے بارے میں یہ سب کہتے ہیں وہ لُچّے اور حاسد ہیں۔

میریا۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہر رات وہ تمھاری صحبت میں مخمور اور بدمست رہتا ہے۔

سر ٹوبی۔ ہاں وہ میری بھتیجی کی صحت کی دعا کی خاطر شراب پیتا ہے اور میں پیتا رہوں گا۔ جب تک میرے حلق میں سوراخ رہے گا۔ اور جب تک الیریا میں شراب ملتی رہے گی۔ وہ بزدل ہے جو میری بھتیجی کی صحت کی خاطر اتنا نہ پیئے کہ اس کا دماغ چکّر کھانے لگے، وہ دیکھو سر اینڈرو بھی آ گئے۔

لہ DUCAT، سونے کا سکّہ جو ۹ شلنگ کے برابر ہوتا۔

سر اینڈرو ایگوچیک میں داخل ہوتے ہیں

سر اینڈرو۔ کہیئے سر ٹوبی —— کیسے ہیں؟

سر ٹوبی ۔ اچھے سر اینڈ سوا اچھا ہوں۔

سر اینڈرو ۔ اے حسین چھوکری خدا تجھکو سلامت رکھے۔

میریا ۔ آپ کو بھی خدا محفوظ رکھے۔

سر اینڈرو ۔ یہ کون ہے؟

سر ٹوبی ۔ میری بھتیجی کے کمرہ وغیرہ کی نگہداشت کرتی ہے۔

میریا ۔ الوداع ۔ اب میں جاتی ہوں۔

سر ٹوبی ۔ سر اینڈرو ۔ کیا تم اس کو یوں چلے جانے دو گے اگر ایسا ہوا تو پھر کبھی تلوار نیام سے نہ نکالنا۔

سر اینڈرو ۔ میری پیاری البیلی ، کیا تم یونہی چلی جاؤ گی۔

میریا ۔ اپنے ہاتھ کو بھٹی میں لے جائیے ، اور اس کو خوب پلائیے۔

سر اینڈرو ۔ کیوں پیاری ، یہ کونسا استعارہ ہے۔

میریا ۔ یہ ایک خشک محاورہ ہے۔

سر اینڈرو ۔ کیا تمھارے پاس ان استعاروں کی کثرت ہے۔

میریا ۔ ایسے ایسے محاورے میری چنگی میں رہتے ہیں ۔ اب میں جاتی ہوں۔

(چلی جاتی ہے)

سر ٹوبی۔ کیا تم کو شراب کے ایک پیالہ کی ضرورت ہے۔ جو تمھاری زبان میں حرکت پیدا کر سکے۔ کیا زبان گونگی ہو گئی تھی جو جواب نہ چل سکا۔

سر اینڈرو۔ بعض دفعہ تو میرے دماغ میں کچھ عقل بھی نہیں ہوتی ہے۔ لیکن میں گوشت بہت کھاتا ہوں اور شاید اسی وجہ سے میری عقل میں کمی ہو رہی ہے۔

سر ٹوبی۔ بلاشبہ۔

سر اینڈرو۔ میں کل گھر روانہ ہو جاؤنگا۔ تمھاری بھتیجی تو نظر ہی نہیں آتی ہے اور اگر نظر بھی آئے تو قرینہ غالب ہے کہ وہ مجھے پسند نہ کریگی۔ خود ڈیوک اُس کی محبت کا دم بھرتا ہے۔

سر ٹوبی۔ وہ ڈیوک کو ہرگز پسند نہ کرے گی، میں نے اکثر اُس کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ "میں ہرگز ایسے شخص سے بیاہ نہ کرونگی جو مجھ سے جاہ و ثروت و سن و سال اور فہم و ذکا میں بڑھ کر ہو"

سر اینڈرو۔ تو لو میں ایک مہینہ اور ٹھیرونگا، میں تمام لوگوں سے نرالا مزاج رکھتا ہوں، مجھے رنگ رلیوں میں خاص لطف آتا ہے۔

چوتھا سین   ڈیوک کے محل میں ایک کمرہ

ویلنٹائن اور وایلا مردانہ لباس میں داخل ہوتے ہیں

ویلنٹائن - سیزیریو، اگر ڈیوک کے لطف و کرم کا یہی حال رہا تو تم بہت جلد جاہ و عزت سے سرفراز ہو جاؤ گے۔ تمھیں آئے ہوئے صرف تین دن ہوئے اور اس پر بھی ڈیوک تم پر اپنی نوازشیں نچھاور کر رہا ہے

ڈیوک، کیوریو اور حاشیہ بردار داخل ہوتے ہیں

ڈیوک - سیزیرو، تم سب باتیں جانتے ہو۔ میں نے تم کو اپنے تمام رازِ دل سے آگاہ کر دیا ہے اور اپنا ضمیر تمھارے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے اس لئے تم اس کے پاس جاؤ۔ اس کے دروازہ پر کھڑے رہو اور حضوری سے محروم نہ رہو اور ہرگز ہرگز وہاں سے نہ ٹلنا جب تک کہ حضوری کی اجازت نہ مل جائے۔

وایلا - حضور، اگر وہ اپنے غم میں اس درجہ مستغرق ہے جیسا کہ مشہور ہے تو وہ ہرگز مجھکو حضوری کی اجازت نہ دے گی

ڈیوک - تب شور و غل کرنا تہذیب و نفاست کے تمام حدود سے گذر جانا لیکن یونہی واپس نہ آنا۔

وایلا - اچھا اور اگر حضوری کا شرف حاصل ہو جائے تب؟

ڈیوک۔ تو میرے عشق کی داستان اور میرے عشق درد فلک کے بیانات اُس کو سنانا اگر تم میری نمائندگی کروگے تو چونکہ تم نوجوان اور حسین ہو اس لیے تم ایک بوڑھے قاصد سے زیادہ کام یاب رہوگے۔

وایلا۔ میں تو ایسا نہیں سمجھتا ہوں۔

ڈیوک۔ پیارے لڑکے، میری بات پر یقین کرو، تم ہرگز مرد نہیں معلوم ہوتے ہو ۔ ڈائنا کے ہونٹ تمھارے لبوں سے زیادہ نازک اور لعلین نہیں ہوں گے۔ تمھاری بولی آرگن کی آواز کی طرح پسندیدہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم ہی اس کام کے لیئے مناسب ہو، چار پانچ آدمی اُس کے ساتھ جائیں مجھے تنہا چھوڑ دو۔ اس لیئے کہ تنہائی مجھے بھلی معلوم ہوتی ہے تم اپنے مقصد میں کامرانی کی کوشش کرو اور تب میری دولت و ثروت میں تمھارا بھی حصہ ہوگا۔

وایلا۔ میں ہر ممکن کوشش کروں گا (جی میں) کچھ بھی ہو میں تمھاری بیوی بنوںگی۔

پانچواں سین　　　اولیویا کے گھر میں ایک کمرہ

میریا اور مسخرہ داخل ہوتے ہیں

میریا۔ تو اتنی دیر سے کہاں تھا؟ بتا نہیں تو میں تجھ سے نہ بولونگی۔ میری مالکہ تجھے اس غیر حاضری کے لیئے پھانسی پر چڑھا دے گی۔

مسخرہ ۔ وہ مجھکو پھانسی پر چڑھادے، جو پھانسی پر چڑھتا ہے اُس کو کسی بات کا
خوف نہیں رہتا ہے

میریا ۔ اس کو ثابت کرو۔

مسخرہ ۔ جب وہ کسی کو دیکھے گا نہیں تو پھر خوف کس بات کا ؟

اولیویا اور میلوولیو داخل ہوتے ہیں۔

اولیویا ۔ مسخرہ کو لے جاؤ۔

مسخرہ ۔ لوگو، کیا تم نہیں سُنتے ؟ اس خاتون کو لے جاؤ۔

اولیویا ۔ میں کہتی ہوں کہ مسخرہ کو لے جاؤ۔

مسخرہ ۔ میری مالکہ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ آپ بے وقوف ہیں۔

اولیویا ۔ تم ثابت کر سکتے ہو ؟

مسخرہ ۔ اچھی طرح۔

اولیویا ۔ تو ثابت کرو۔

مسخرہ ۔ آپ کیوں سوگ کرتی ہیں ؟

اولیویا ۔ اپنے بھائی کی وفات پر

مسخرہ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی روح جہنم میں ہے ۔

اولیویا ۔ میں جانتی ہوں کہ اُس کی روح بہشت میں ہے

مسخرہ ۔ تو یہ اور بھی حماقت ہے کہ اپنے بھائی کے بیکنٹھ باشی ہونے پر آپ

سوگ کر رہی ہیں۔

میلوولیو۔ مجھے تعجب ہے کہ آپ اس احمق مسخرے سے اس قدر دلچسپی کیوں لیتی ہیں۔ ایک دن ہیں نے اس مسخرے کو ایک نہایت ہی معمولی مسخرے سے اس طرح شکست کھاتے ہوئے دیکھا کہ میں بیان نہیں کر سکتا

اولیویا۔ میلوولیو، خود بینی اور خودستائی تمھاری سرشت اور خمیر میں ہے مسخرے کی باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

مسخرہ۔ خدا کرے عقل و فہم کا دیوتا آپ پر مہربان ہو۔ اس لئے کہ آپ مسخروں کی تعریف کر رہی ہیں

میریا داخل ہوتی ہے

میریا۔ پھاٹک پر ایک نوجوان کھڑا ہے جو آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہے۔

اولیویا۔ کیا وہ کونٹ اورسینو کے دربار سے آیا ہے؟

میریا۔ مجھے یہ نہیں معلوم۔ لیکن وہ ایک حسین نوجوان ہے اور اس کے ساتھ کئی خادم بھی ہیں۔

اولیویا۔ اُس کو کون روک رہا ہے۔

میریا۔ سر ٹوبی۔

اولیویا۔ میلوولیو۔ تم جاؤ۔ اگر وہ اورسینو کا آدمی ہے تو کہہ دو کہ میں بیمار ہوں یا گھر پر نہیں ہوں۔

کسی طرح اُس کو یہاں سے رُخصت کرو (میلوولیو چلا جاتا ہے)

مسخرہ۔ آپ نے تو مسخروں کی ایسی تعریف کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا بڑا لڑکا مسخرہ ہی ہوگا خدا اُس کے دماغ میں عقل کوٹ کوٹ کر بھر دے۔

سرٹوبی داخل ہوتے ہیں

اولیویا۔ چچا نشہ میں مخمور ہیں، چچا، پھاٹک پر کون شخص ہے۔

سرٹوبی۔ ایک شریف زادہ۔

میلوولیو داخل ہوتا ہے

میلوولیو۔ وہ نوجوان تو قسم کھا کر کہتا ہے کہ آپ سے ضرور ملے گا میں نے اُس سے آپ کے متعلق یہ کہا کہ آپ بیمار ہیں۔ اُس نے کہا کہ وہ یہ سب جانتا ہے اور اسی لئے آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میں نے پھر یہ کہا کہ آپ سوئی ہوئی ہیں۔ اُس کی بھی وہ خبر رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ سے اسی لئے کچھ بات کرنے کو آیا ہے۔ وہ کسی طرح بھی نہیں ٹلتا۔

اولیویا۔ اس سے کہدو کہ وہ مجھ سے بات نہیں کر سکتا ہے۔

میلوولیو۔ اُس سے کہدیا گیا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ دروازے سے تو وہ ہرگز نہ ٹلے گا۔ اور آپ سے ملے بغیر واپس نہ جائے گا۔

اولیویا۔ یہ کس قسم کا آدمی ہے؟

میلوولیو۔ کیوں بنی نوعِ انسان میں سے ہے۔

اولیویا۔ اس کا سن وسال کیا ہے اور شکل وصورت کیا ہے۔

میلوولیو۔ نہ تو اتنا سن رسیدہ ہے کہ مرد کہلائے اور نہ اتنا کم سن ہے کہ لڑکا کہلائے۔ وہ بچپن اور شباب کی درمیانی منزل میں ہے۔ وہ حسین قدوقامت کا ہے۔ اور وہ بہت تیزی سے بولتا ہے بعض لوگ تو یہ کہیں گے کہ ابھی اُس کے دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے ہیں۔

اولیویا۔ (اُس کو آنے دو) میریا کو بلاؤ۔

میلوولیو۔ میریا، مالکہ بلا رہی ہیں۔

میریا داخل ہوتی ہے

اولیویا۔ میری نقاب مجھ کو دیدو، اور اس کو میرے چہرہ پر ڈالدو دیکھیں پھر اورسینو کا پیغام سُنا جائے۔

وایلا حاشیہ برداروں کے ساتھ داخل ہوتی ہے

وایلا۔ اس گھر کی معزز مالکہ کون ہیں۔

اولیویا۔ مجھ سے بولو۔ میں جواب دونگی، تمھاری مرضی؟

وایلا۔ دل کش، کامل اور لاجواب حسن والی خاتون، لیکن مجھے سچ سچ بتا دیجیے کہ کیا آپ ہی وہ خاتون ہیں، میں نے اُن کو کبھی نہیں

دیکھا ہے۔ میری یہ تقریر بہت ہی لاجواب انداز میں لکھی گئی ہے اور میں نے بڑی مشکل سے اُسے یاد کیا ہے،

اولیویا۔ جناب آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔

وایلا۔ اچھی اور زیب بستر خاتون، پہلے مجھے اس بات کا یقین دلایئے کہ آپ ہی اس مکان کی مالکہ ہیں تاکہ میں اپنی تقریر سناتا جاؤں۔

اولیویا۔ کیا آپ کامک (مزاحیہ) پارٹ کر رہے ہیں۔

وایلا۔ نہیں میں قسم کھاتا ہوں کہ میں جس چیز کا پارٹ کر رہا ہوں میں وہ نہیں ہوں، لیکن کیا آپ ہی اس مکان کی مالکہ ہیں۔

اولیویا۔ بلاخوف تردید میں ہی ہوں۔

وایلا۔ تو میں ایک قاصد ہوں...... صلح و آشتی میرا پیغام ہے۔

اولیویا۔ ہم لوگوں کو تنہا چھوڑ دو (میریا اور حاشیہ بردار چلے جاتے ہیں، اب جناب! آپ کا پیغام کیا ہے؟

وایلا۔ پیاری حسین خاتون۔

اولیویا۔ آخر آپ کا پیغام کہاں ہے؟

وایلا۔ اورسینو کے سینہ میں۔

اولیویا۔ اُس کے سینہ میں! کس باب میں؟

وایلا۔ اُس کے دل کے پہلے باب میں۔

اولیویا۔ میں اس کو پڑھ چکی ہوں یہ سب مکروفریب ہے۔ اور بھی کچھ کہنا ہے۔

وایلا۔ میں آپ کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔

اولیویا۔ میرے چہرے سے آپ کو کیا کام لیکن خیر آپ کو دکھادونگی دبے نقاب ہوکر دیکھیے۔

وایلا۔ کیا ہی پیاری صورت اللہ نے عطا کی ہے۔ مصور قدرت نے سرخ وسفید آپ کے چہرہ میں یکجا کر دکھایا ہے۔ اگر آپ اپنا کوئی نمونہ اس دنیا میں نہیں چھوڑیں گی تو آپ سے بڑھ کر کوئی بھی ظالم نہ ہوگا۔

اولیویا۔ جناب میں ایسی ظالم نہ بنوں گی۔ دنیا میں میرے حسن کے مختلف ایڈیشن ہوں گے۔ لیکن کیا آپ یہاں میری تعریف میں قصیدے پڑھنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

وایلا۔ میں اظہار واقعہ کررہا ہوں، آپ بہت مغرور ہیں لیکن اگر آپ طاغوت بھی ہوتیں تب بھی میں کہتا کہ آپ حسین ہیں۔ میرا مالک، میرا آقا آپ سے محبت کرتا ہے۔ اگر آپ تاج حسن کے سب سے انمول موتی بھی ہوں تب بھی ایسی محبت کا صلہ دینا چاہیئے۔

اولیویا۔ وہ مجھ سے کیونکر محبت کرتا ہے۔

وایلا۔ وہ آپ کی پوجا کرتا ہے۔ آنسو بہاتا ہے، آہ وزاری کرتا ہے نالہ وشیون کرتا ہے۔

اولیویا۔ آپ کے آقا یہ خوب جانتے ہیں کہ میں اُن کو اپنا دل نہیں دے سکتی
ہوں۔ گو میں یہ جانتی ہوں کہ وہ پارسا اور شریف النفس ہیں۔ وہ
بڑی بڑی زمینوں کے مالک ہیں۔ اُن کا شباب بالکل بے داغ
گزرا ہے۔ وہ بہت ہی روشنخیال، تعلیم یافتہ اور شجاع ہیں۔ قدرت
نے انھیں حُسن وجمال سے بھی مزین کیا ہے۔ لیکن ان تمام اوصاف کے
باوجود میں اُن سے محبت نہیں کرسکتی۔

وایلا۔ اگر اپنے آقا کی جگہ میں ہوتا اور میرے دل میں انوارِ عشق کی تجلی ہوتی۔
تو میں آپ کی اس نفی کو بالکل مہمل اور بے معنی سمجھتا۔

اولیویا۔ تو آپ کیا کرتے۔

وایلا۔ کیا کرتا! آپ کے پھاٹک پر ایک جھونپڑی بنالیتا اور اپنی پامال
محبت کے متعلق غزلیں لکھتا اور آدھی رات کی خاموشی میں گاتا پھرتا
پہاڑیوں میں جاکر آپ کے نام کی رٹ لگاتا یہاں تک کہ فضا سے
بھی "اولیویا" "اولیویا" کی آواز آتی۔ پھر میں دیکھتا کہ آپ کو رحم
آتا ہے یا نہیں۔

اولیویا۔ اچھا یہ تو بتائیے کہ آپ کا حسب ونسب کیا ہے۔

وایلا۔ میں ایک شریف زادہ ہوں۔

اولیویا۔ اچھا تو اپنے آقا سے کہہ دیجئے کہ وہ میرے عشق سے باز آئیں اور

یہ آدہ وکشیون بالکل فضول ہے، وہ کسی شخص کو میرے پاس نہ بھیجیں، ہاں اگر آپ آنا چاہیں تو یہ کہنے کے لیئے آسکتے ہیں کہ میری اس نفی کا آپکے آقا پر کیا اثر ہوتا ہے۔ لیجیئے یہ کچھ ہدیہ ہے۔

وایلا - میں بھاڑے پر نہیں آیا ہوں - اپنا روپیہ اپنے پاس رکھیئے - میں معاوضہ نہیں چاہتا ہوں، میرا آقا معاوضہ کا طلب گار ہے - خیر خدا حافظ بے رحم حسینہ اب میں رخصت ہوتا ہوں (چلا جاتا ہے)

اولیویا - کیا کہا وہ شریف زادہ ہوں" میں قسم کھا سکتی ہوں کہ تو شریف زادہ ہے - تیری گفتار، ترا چہرہ بشرہ، تیری شکل، تیرے حرکات و سکنات یہ سب باتیں تیری شرافتِ نسب کی شہادت دیتے ہیں - کاش ڈیوک کے بجائے تو ہی مجھ سے محبت کرتا - یہ کیا ہو گیا مجھ میں یہ کونسا تغیر آ گیا عشق کا روگ بھی کتنا جلد آتا ہے - اس نوجوان کے حسن و جمال نے میری آنکھوں کو مسحور کر دیا - میلوولیو ادھر آؤ -

میلوولیو داخل ہوتا ہے

میلوولیو - کیا حکم ہوتا ہے، میں حاضر ہوں -

اولیویا - اُس قاصد کے پاس جو ابھی آیا تھا دوڑتے ہوئے جاؤ - وہ اپنی انگوٹھی یہیں چھوڑ کر چلا گیا ہے - اُس کو یہ جا کر دیدو اور کہو کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بھی کہو کہ وہ اپنے آقا کو جھوٹی

انجیدیں نہ دلائے ہیں اس کے آقا کے لئے نہیں ہوں۔ اگر وہ نوجوان
کل یہاں آئے گا تو میں اُس کو سب باتیں بتا دوں گی۔ میلو ولیو دفع ہو کر
جاؤ۔

میلو ولیو۔ میں ابھی جا رہا ہوں (چلا جاتا ہے)

اولیویا۔ کمزور انسان تو قسمت کے ہاتھوں میں ایک کھلونا ہے اور وہ
جس طرح چاہتی ہے تجھ سے کھیلتی ہے۔ قسمت کا لکھا کبھی نہیں مٹتا
ہے! بھلا یہ کس کی مجال ہے کہ دیبہ فلک کے فیصلوں کو ٹالے۔

دوسرا ایکٹ

پہلا سین۔ سمندر کا ساحل

انٹونیو (Antonio) اور سبسٹین (sebastian)

داخل ہوتے ہیں

انٹونیو۔ کیا آپ کچھ دیر اور نہیں ٹھیریں گے؟ کیا مجھے آپ اپنے ساتھ لے نہیں چلیں گے؟

سبسٹین۔ میرا ستارہ قسمت گردش میں ہے۔ ممکن ہے کہ میری سیہ بختی آپ پر بھی کوئی ستم ڈھائے۔ اس لئے میں تنہا جانا پسند کرونگا۔ کیا آپ کی نوازشوں کا یہی صلہ ہے کہ آپ کو میں اپنے مصائب کے دائرہ میں لے آؤں۔

انٹونیو۔ تو آپ کہاں جارہے ہیں۔

سبسٹین۔ میں نے آپ کو اپنا نام روڈریگو (Roderigo) بتایا تھا مگر میرا نام اصلی سبسٹین ہے میسلین Mesaaline کے رہنے والے سبسٹین میرے والد بزرگوار تھے۔ اور آپ نے شاید اُن کا نام بھی سنا ہو۔ وہ اپنی وفات پر مجھکو اور میری بہن دونوں کو اس دنیا میں چھوڑ گئے۔ ہم دونوں ایک ہی ساعت میں پیدا ہوئے تھے۔

کاش ہم دونوں ایک ہی ساعت میں مر بھی جاتے! لیکن آپ کی وجہ سے
یہ نہ ہو سکا جس وقت آپ نے مجھ کو سمندر کی موجوں سے نکالا اُس سے
چند گھنٹے پہلے میری بہن غرقاب ہو گئی۔

انٹونیا۔ افسوس۔

سبیسٹین۔ لوگ کہتے تھے کہ وہ میری ہم شکل ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس کو حسین
سمجھتے تھے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا، لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ حاسد
بھی اس کی روشن خیالی اور روشن ضمیری کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا
تھے۔ افسوس کہ اُس کی قبر آب شور میں ہے۔

انٹونیا۔ میری وجہ سے آپ کو جو تکلیف ہوئی اُس کو معاف کیجئے۔

سبسٹین۔ توبہ۔ یہ بھی کوئی بات ہے۔ میری ہی وجہ سے آپ کو تکلیف ہوئی
آپ مجھے معاف کیجئے۔

انٹونیو۔ مجھے اپنے ساتھ اپنا خادم بنا کر لے چلیے۔

سبسٹین۔ اس کی خواہش نہ کیجئے، اچھا خدا حافظ، میرا قلب ایسا نازک ہے
کہ ذرا سی بات پر آنکھوں میں آنسو چلے آتے ہیں۔ میں کونٹ اور
سینو کے دربار میں جانے کا عزم کر رہا ہوں۔ خدا حافظ

(چلا جاتا ہے)

انٹونیو۔ تجھ پر دیوتاؤں کی رحمتیں نازل ہوں اور سینو کے دربار میں میرے

دشمنوں کا جمگھٹا ہے۔ ورنہ میں بھی بہت جلد تجھے دیکھنے کے لیے وہاں پہونچتا۔ کچھ بھی ہو میری طبیعت مجبور کر رہی ہے کہ میں خوف و خطر کی پرواہ نہ کروں اور وہاں جاؤں۔

دوسرا سین ــــــــــ ایک گلی

وایلا داخل ہوتی ہے۔ میلوولیو پیچھے سے آرہا ہے

میلوولیو۔ ابھی آپ کونٹس اولیویا کے ہاں سے آرہے ہیں نا؟

وایلا۔ ہاں بات کچھ ایسی ہی ہے۔

میلوولیو۔ وہ یہ انگوٹھی واپس کرتی ہیں۔ اگر آپ اپنی انگوٹھی خود لے آتے تو مجھے آپ آنے کی تکلیف سے تو بچا لیتے۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ آپ اپنے آقا سے کہدیجیے کہ وہ ہرگز مجھ سے کوئی اُمّید نہ رکھیں، اور یہ بھی کہا ہے کہ آپ کو اگر آنا ہو تو یہ کہنے کے لیے آئیے کہ اس نامنظوری کا آپ کے آقا پر کیا اثر ہوتا ہے۔

وایلا۔ اس نے خود مجھ سے یہ انگوٹھی لی ہے۔ میں نہیں لونگا۔

میلوولیو۔ چلئے جناب آپ نے میری مالکہ کو یہ انگوٹھی پھینک کر دی۔ لیکن ان کی خواہش ہے کہ اس کو واپس کر دیا جائے۔ اگر لینا ہو تو لیجیے نہیں تو جو دیکھے گا اُس کو لے لیگا (چلا جاتا ہے)

وایلا۔ میں نے تو کوئی انگشتری وہاں چھوڑی نہیں، آخر اس عورت کا مطلب کیا ہے۔ کہیں میرے حسن وجمال نے تو اس کو مسحور نہیں کر لیا۔ وہ مجھکو بہت غور سے تاک رہی تھی اور اکثر وہ بولتے بولتے چونک جاتی تھی۔ ضرور وہ گھائل ہو گئی۔ میرے آقا نے تو کوئی انگوٹھی میری معرفت نہیں بھیجی تھی۔ ہو نہ ہو وہ عشق کے بھنور میں ہے۔ میرے اس بھیس نے اس کو کس دھوکہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔ لیکن مجھ پر عاشق ہونا گویا، ایک خواب، ایک سایہ پر عاشق ہونا ہے۔ عورت کے کمزور دل کو سطحی چمک بھی کیسا مسخر کر لیتی ہے۔ صنفِ نازک کی یہی حالت ہے میرا آقا اس پر عاشق ہے، اور میں اپنے آقا پر، آخر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اے وقت تو ہی اس گتھی کو سلجھا سکتا ہے۔

تیسرا سین اولیویا کے گھر میں ایک کمرہ

سرٹوبی۔ مسخرے، لو یہ چھ پنس تمہارے لئے ہیں۔ ذرا ایک گیت گاؤ۔

سراینڈرو۔ اور میری طرف سے چھ پنس کا ہدیہ ہے۔

مسخرہ۔ اچھا۔ آپ لوگ کوئی عشقیہ گیت سنیں گے یا کوئی اخلاقی گیت۔

سرٹوبی۔ عشقیہ۔

سراینڈرو۔ مجھے اخلاقی گیت پسند نہیں ہوتے۔

مسخرہ۔ (گیت) میری محبوبہ تم کہاں جا رہی ہو، ٹھہرو، سنو، تمہارا سچا عاشق آ رہا ہے اور وہ ہر قسم کے گیت گا سکتا ہے۔ پیاری حسینہ رُک جاؤ تاکہ عاشق و معشوق دونوں مل جائیں۔ تاکہ عاشق و معشوق دونوں مل جائیں۔ ہر آدمی جو عقل والا ہے اس بات کو جانتا ہے۔

میراینڈرو۔ خوب، خوب!

سرٹوبی۔ شاباش،

مسخرہ۔ عشق کیا ہے؟ ہرگز آنیوالی خوشیوں کی اُمّید پر جینا عشق نہیں ہے
موجودہ خوشیوں سے خوب لُطف اُٹھاؤ۔
مستقبل کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے
تو پھر دیر کرنے سے فائدہ؟
آؤ میری بست سالہ حسینہ آؤ اور میرا بوسہ لو۔
جوانی کوئی ٹھہرنے والی چیز نہیں ہے ×۱

(میریا داخل ہوتی ہے)

میریا۔ یہ کیا شور و غل مچا رکھا ہے یقین جانو کہ میری مالکہ میلو ولیو کو حکم دیگی کہ تم لوگوں کو یہاں سے باہر کر دیا جائے۔

سرٹوبی۔ میری بھتیجی ملک چین کی رہنے والی ہے۔ اور ہم لوگ مدبر ہیں اور میلو ولیو احمق ہے۔

×۱ بالکل عمر خیام یا ایپیکورس (Ehicurus) کا فلسفہ ہے۔

کیا میں تمہاری مالکہ کا قریبی رشتہ دار نہیں ہوں (گانے لگتا ہے)

مسخرہ۔ سرٹوبی ترنگ میں ہے۔

سر اینڈرو۔ خوب ہی ترنگ میں ہیں۔

سرٹوبی (گانے لگتا ہے)

میریا۔ خدا کے لیئے خاموش ہو جاؤ۔

میلوولیو داخل ہوتا ہے۔

میلوولیو۔ کیا آپ لوگ پاگل اور سڑی ہو گئے ہیں؟ کیا آپ کے دماغ عقل سے خالی ہو گئے ہیں؟ یہ کونسا طور طریقہ ہے کہ رات کی اس گھڑی میں لوہاروں کی طرح شور و غل کر رہے ہیں؟ کیا آپ لوگوں نے اس مکان کو کوئی بھٹی سمجھ رکھا ہے۔

سرٹوبی۔ ہم لوگ گیت گا رہے تھے جناب

میلوولیو۔ سرٹوبی میں صاف صاف کہدیتا ہوں۔ میری مالکہ نے آپ سے یہ کہنے کے لیئے کہا ہے کہ اگرچہ آپ ان کے رشتہ دار ہیں وہ آپ کے ان اطوار کو پسند نہیں کرتی ہیں۔ اگر آپ مہذب اور شائستہ طور پر رہنا چاہتے ہیں تو سر آنکھوں پر، اور اگر آپ کی حرکت بدستور جاری رہی تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں ہے کہ آپ کو یہ گھر چھوڑنا پڑے گا۔

سر ٹوبی ۔ ابے تو ہے کیا؟ تیری بساط کیا؟ تو ایک نوکر ہے اور بس۔ تو اگر پارسا زاہد اور متورّع ہے تو رہا کر ـــــ تیری پارسائی کی خاطر کیا دنیا سے کیک[1] اور شراب ناپید ہو جائیں گے؟ [2]

میلوولیو ۔ میریا، اگر تم کو مالکہ کا کچھ بھی لحاظ ہے تو تم کیوں اس غل غپاڑے میں شریک رہتی ہو۔ قسم ہے اس ہاتھ کی میں جاکر مالکہ سے کہدوں گا

(چلا جاتا ہے)

میریا ۔ جا بھی اپنے کان ہلایا کر۔

سر ٹوبی ۔ اس کا کچھ تذکرہ کرو۔

میریا ۔ وہ ایک قسم کا پیورٹین[3] (PuriTAN) (متقشف) ہے

سر انڈریو ۔ اگر مجھے اس کی خبر ہوتی تو کتے کی طرح اس کو پیٹتا۔

میریا ۔ وہ ابلیس بڑا ہی ابن الوقت ہے ۔ وہ ایسا متکبر ہے کہ سمجھتا ہے کہ تمام خوبیوں کا مالک ہے اور اس کا یہ ایمان ہے کہ جو اس پر نظر ڈالے وہ اس پر عاشق ہو جائے ۔ میں بغیر انتقام لیے نہ رہونگی۔

سر ٹوبی ۔ تم کیا کروگی؟

میریا ! میں اس کے راستہ میں کچھ عشقیہ خطوط پھینکدونگی جن میں اس کی

---

[1] کیک (Cake) [2] یہ بھی اپیکیورس کے فلسفہ کی صدائے بازگشت ہے۔ [3] پروٹسٹنٹزم کا وہ فرقہ جو ان رسومات کو روا نہیں رکھتا جن کا کوئی مذہبی جواز نہیں۔

کی داڑھی کے رنگ۔ اس کے پاؤں کی شکل، اس کی چال، اس کی آنکھوں
کی جنبش، اس کی پیشانی اور اس کے چہرہ کا تذکرہ ہوگا۔ میرا حرف آپ
کی بھتیجی کے حرف سے بالکل مشابہ ہے۔ یہاں تک کہ تمیز کرنا مشکل ہوجاتا
ہے۔

سر ٹوبی۔ خوب میں اس چال کو سمجھ رہا ہوں۔

سر اینڈرو۔ میں بھی سمجھا۔

سر ٹوبی۔ وہ ان خطوط سے یہ اندازہ کرے گا کہ میری بھتیجی اس پر عاشق ہے

میریا۔ ہاں، یہی تو میرا مطلب ہے۔

سر اینڈرو۔ تب تو وہ گدھا خوب ہی احمق بنے گا۔

میریا۔ بلاشبہہ۔

سر اینڈرو۔ یہ خوب ہی ہوگا۔

میریا۔ بڑا لطف ہوگا۔ میں تم دونوں کو ایک جگہ کھڑا کردونگی۔ اور تم لوگ
وہاں سے اس احمق کو خط پاتے ہوئے دیکھو گے۔ اب سونے کا وقت
آگیا۔ میں جاتی ہوں (چلی جاتی ہوں)

سر اینڈرو۔ مزے کی چھوکری ہے۔

سر ٹوبی۔ وہ مجھ سے محبّت بھی کرتی ہے۔

سر انیڈرو۔ ایک دفعہ مجھ سے بھی کسی نے محبّت کی ہے۔

سر ٹوبی - اب سونا چاہیئے، ہاں مگر تم روپیہ اور منگوالو۔

سر اینڈرو - اگر تمہاری بھتیجی میرے ہتھے نہیں چڑھی تو میں خوب ہی احمق بنونگا

سر ٹوبی - روپیہ اور منگوالو اگر آخر میں وہ تمہارے قبضہ میں نہ آئی تو مجھے

دغاباز گرہ کٹ کے نام سے پکارنا

سر اینڈرو - اچھا میں منگوالیتا ہوں مطمئن رہو۔

سر ٹوبی - رات زیادہ ہوچکی ہے۔ اب سونے کا وقت نہیں ہے۔ اب

ذرا جاکر شراب ڈھالوں گا۔

چوتھا سین ڈیوک کے محل میں ایک کمرہ

ڈیوک، وایلا، کیوریو اور دوسرے لوگ داخل ہوتے ہیں

ڈیوک - دوستو، میری روح کو پھر کسی گیت سے تسکین دو۔ سیزیریو ذرا وہ

پرانی غزل گاؤ جو رات میں نے سنی تھی، اس سے میرے قلب کو

طمانیت اور سکون حاصل ہوا تھا، موجودہ زمانہ کی غزلوں سے کہیں

زیادہ وہ غزل میری تسکین کا باعث ہوئی تھی۔

کیوریو - حضور وہ یہاں نہیں ہے

ڈیوک - تو ابھی یہ کون شخص تھا۔

کیوریو - وہ فسٹے (Feste) تھا جو مسخرہ ہے۔ اولیویا کے والد بزرگوار

کی خاص نظر عنایت اس مسخرہ پر رہتی تھی ۔ وہ گھر ہی کے پاس کہیں ہوگا۔

ڈیوک ۔ اس کو بُلا کر لاؤ اور کوئی شخص راگ اور سُر کو باجہ پر ترتیب دے۔

(کیوریو چلا جاتا ہے اور راگ شروع ہوتا ہے ۔)

لڑکے ادھر آؤ ۔ اگر تم کبھی کسی کی یاد میں تڑپو تو مجھے بھی یاد کر لینا ۔ جو حالت سچے عاشقوں کی ہوتی ہے وہی میری ہے ۔ وہ بڑے متلون مزاج ہوتے ہیں اور اپنی معشوقہ کی یاد کے سوا اور کسی بات پر ثابت قدم نہیں رہتے ۔ تم اس راگ کو پسند کرتے ہو؟

وایلا ۔ یہ بالکل عشق کی صدائے بازگشت ہے ۔

ڈیوک ۔ تیرا طرز گفتگو بہت اعلیٰ اور بلند پایہ ہے ، میری جان کی قسم اگرچہ تو نوجوان ہے لیکن تو بھی کسی کا شیدا نظر آتا ہے ۔

وایلا ۔ ہاں کچھ کچھ ۔

ڈیوک ۔ وہ کس قسم کی عورت ہے جس پر تو وارفتہ ہے ۔

وایلا ۔ آپ ہی کی شکل کی ۔

ڈیوک ۔ اس کی عمر؟

وایلا ۔ آپ ہی کی عمر ۔

ڈیوک ۔ تب وہ بہت بڈھی ہے ۔ عورت کو چاہیئے کہ اپنے سے زیادہ سن والے مرد سے بیاہ کرے ۔ تب وہ شوہر کی آنکھ میں بھلی معلوم ہوگی

اور اپنے شوہر کے دل پر حکمرانی کرے گی ، ۱×

ہم لوگوں کی محبت آناً فاناً بدلجاتی ہے ۔ اُس کو قرار، استقلال اور ثابت قدمی نہیں ۔ برخلاف اس کے عورتوں کی محبت دیرپا ہوتی ہے

وایلا ۔ حضور میرا خیال بھی یہی ہے ۔

ڈیوک ۔ تب اپنے سے کم سن عورت کو دل دے ، نہیں تو تیری محبت دیرپا نہیں ہوگی ۔ عورتیں گلاب کے پھولوں کی طرح دیکھتے دیکھتے بے رونق ہو جاتی ہیں ۔

وایلا ۔ بالکل صحیح ہے ۔

کیوریو اور مسخرہ داخل ہوتے ہیں

مسخرہ ۔ آپ لوگ تیار ہیں

ڈیوک ۔ ہاں ، گاؤ ۔

(گانا شروع ہوتا ہے)

آ ، آ میری موت ، آ

اور سرو کی پتیوں میں مجھے ڈالدیا جائے ۔

سانس رخصت ، سانس رخصت ہو جا ۔

۱× شیکسپیر کی بیوی .... اس سے آٹھ سال عمر میں بڑی تھی ۔ ممکن ہے یہ ریمارک کسی تلخ تجربہ کا نتیجہ ہو یا محض اظہار حقیقت ہو ۔

میں ایک حسینہ کا کشتۂ ناز ہوں

میرا سفید کفن جس میں مسئلے کی پتیاں ٹکی ہوں

تیار کرو

میری طرح کسی نے بھی عشق میں جان نہیں دی ہوگی۔

ایک پھول بھی، ایک پھول بھی

میری سیاہ نعش پر نہ پھینکا جائے

اور نہ کوئی دوست آکر

میری نعش کو دیکھے

اور نہ کوئی آہ کرے

مجھ کو ایسی جگہ دفن کرو

جہاں کوئی غمگین عاشق بھی آکر نوحہ نہ کر سکے۔

ڈیوک۔ تو یہ تمھاری محنت کا صلہ ہے۔

مسخرہ۔ نہیں حضور یہ بھی کوئی محنت تھی، مجھے گانے سے خوشی حاصل ہوتی ہے

ڈیوک۔ تو یہ تمھاری خوشی کا صلہ ہے۔

مسخرہ۔ خوشی کا صلہ کبھی نہ کبھی مل ہی جائے گا۔

ڈیوک۔ اب مجھ کو جانے کی اجازت دو،

مسخرہ۔ اب خدا آپ کو فکر و اندیشہ، حزن و غم سے بچائے۔ اور رنجیا طاپ کا کوٹ

رنگ بدلنے والے تافتہ ریشم کا بنائے، اس لئے کہ آپ کے خیالات Opal کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ خدا حافظ (چلا جاتا ہے)

ڈیوک۔ اور لوگ بھی چلے جائیں (کیوریو اور حاشیہ بردار چلے جاتے ہیں)

سینریرو، ایک بار پھر اُس بے رحم حسینہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں اُس کی زمینوں کی مطلق پرواہ نہیں کرتا ہوں بلکہ حسن کے اس انمول ہیرے کا محض اس کی خوبیوں اور قدرت کی فیاضیوں کی بنا پر دلدادہ ہوں۔

وایلا۔ اگر کوئی عورت آپ کی بھی اس قدر دلدادہ ہو جس قدر آپ اولیویا کے گشتۂ ناز ہیں تو آپ کیا کرتے؟ نہیں کہتے نا؟ تب اس بچاری عورت کا آپ کی ’’نہیں‘‘ سُن کر کیا حال ہوتا۔

ڈیوک۔ کسی عورت کا دل درد سے اتنا بے چین ہو نہیں سکتا جس طرح میرا پہلو، میرے عشق سے اور کسی عورت کی محبت سے موازنہ کرنا فضول ہے

وایلا۔ لیکن میں جانتا ہوں۔

ڈیوک۔ کیا؟

وایلا۔ عورتیں بھی مردوں کی طرح اس درد کو محسوس کرتی ہیں اور ان کے دل میں بھی قلزم عشق موجیں مارتا ہے۔ میرے والد کی ایک لڑکی تھی اور وہ ایک مرد پر جان دیتی تھی۔ ممکن ہے کہ میں اگر عورت ہوتا تو میں آپ پر

اسی طرح شیفتہ ہوتا۔

ڈیوک۔ اور اس کا قصہ کیا ہے۔

وایلا۔ آہ اُس نے اپنے عشق کے راز کو کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ اور جس طرح گھن کا کیڑا غنچۂ گل کو کھا جاتا ہے۔ اس طرح اس کی خاموشی نے اُس کو گھلا دیا۔ وہ ہمیشہ مغموم رہتی تھی اور اندر ہی اندر گھلی جاتی تھی۔ کیا اُس کو آپ عشق نہیں کہیں گے۔ مرد بولتے بہت ہیں، وہ قسمیں کھاتے ہیں لیکن یہ سب دکھاوا ہے۔ اس لیے کہ وہ اپنے عہد و پیمان پر قائم نہیں رہتے۔

ڈیوک۔ تو کیا وہ بہن اس دردِ دل سے مر گئی؟

وایلا۔ میں ہی اپنے باپ کی بیٹی یا بیٹا ہوں اور تب بھی میں نہیں جانتا ہوں کیا میں آپ کی محبوبہ کے پاس جاؤں۔

ڈیوک۔ ہاں جلد جاؤ۔ یہ ہیرا میری طرف سے پیش کر دو اور یہ کہو کہ وہ اپنی نہیں کو ہاں سے بدل دے

(دونوں چلے جاتے ہیں)

(۳)

پانچواں سین ـــــ اولیویا کا باغ ۔

سر ٹوبی بلش، سر اینڈرو ایگوچیک اور فبین داخل ہوتے ہیں

سر ٹوبی ۔ مسٹر فبین جلد آؤ ۔

فبین ۔ میں آرہا ہوں، اس پرلطف تماشہ کو ضرور دیکھونگا ۔

سر ٹوبی ۔ اگر یہ کمینہ گرہ کٹ اور ذلیل ہو تو کیا تم اس کو پسند نہیں کروگے ؟

فبین ۔ میں تو خوشی کے مارے اچھلوں گا ۔ اس کمینہ نے مالکہ سے میری شکایت کردی ۔

سر ٹوبی ۔ سر اینڈرو کیا ہی لطف ہوگا ۔

سر اینڈرو ۔ اگر وہ ذلیل نہ ہو تو یہ ہم لوگوں کی ذلت ہے

سر ٹوبی ۔ وہ دیکھو شریر چھوکری بھی آگئی ۔

(میریا داخل ہوتی ہے ۔)

کہو ہندوستان کی قیمتی دھات کیسی ہو ۔

میریا ۔ تم تینوں اس درخت کی آڑ میں ہوجاؤ ۔ میلوولیو آرہا ہے ۔ آدھ گھنٹہ سے دھوپ میں وہ اپنے سایہ کو دیکھ رہا تھا ۔ اب یہ

خط تو اُس کو بالکل ہی احمق بنا چھوڑے گا۔

خاموش وہیں بیٹھے رہو۔

(خط پھینک دیتی ہے)

میلوولیو۔ یہ سب میری خوش قسمتی ہے۔ نصیبہ جاگ اُٹھا۔

میریا نے ایک دفعہ مجھ سے کہا تھا کہ وہ مجھکو چاہتی ہے اور میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ اگر وہ کسی کو چاہے گی تو وہ میری ہی صورت و شباہت کا آدمی ہوگا۔ وہ مجھے اپنے خادموں سے زیادہ معزز سمجھتی ہے۔ آخر اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟

سر ٹوبی۔ یہ دیکھو اس مغرور بدمعاش کو۔

فیبین۔ خاموش! دیکھو وہ اپنی کلغی کیونکر پھیلاتا ہے۔ پھولکر وہ بالکل شاہ مُرغ ہو رہا ہے۔

سر اینڈرو۔ اللہ رے اللہ کاش میں جاکر اس کو ٹھونکتا۔

سر ٹوبی۔ خاموش۔

میلوولیو۔ میں کونٹ میلوولیو ہو جاؤں گا۔

سر ٹوبی۔ لُچّے!

سر اینڈرو۔ پستول سے اُس کو اُڑا دو۔

سر ٹوبی۔ خاموش۔

میلوولیو۔ اور اس کی ایک نظیر بھی ہے۔ لیڈی آف دی اسٹریچی ٹ
نے خادم سے بیاہ کر لیا تھا۔

سر اینڈرو۔ شرم ہے تجھ پر ملعون۔

فبین۔ وہ دیکھو کس طرح خیالی خوشی میں پھول رہا ہے۔

میلوولیو۔ اس کو بیاہنے کے تین ماہ بعد جب میں بیٹھا رہونگا۔
اور جاہ وجلال میرے جلو میں ہوں گے۔

سر ٹوبی۔ کاش میں اُس کی آنکھ پتھر سے پھوڑ دیتا۔

میلوولیو۔ اور کم خواب کے کپڑے پہنے رہونگا۔ اور اپنے نوکروں کو
پکارتا رہونگا۔ میں دن کو سو کر چلا آیا ہوں گا۔ اور اولیویا اب تک
سوئی ہوگی۔

سر ٹوبی۔ مردود جہنم واصل ہو۔ گندھک اور آگ میں اس کو جھونکا جائے

میلوولیو۔ اور تب اپنے تمام جاہ وحشم کے ساتھ میں اپنے نوکروں سے
کہوں گا کہ میرے رشتہ دار ٹوبی کو بلائیں۔

(حاشیہ صفحہ نمبر ۴۴) لے Turkey ایک جانور ہے جو عام طور سے پیرو کہلاتا ہے اس کا گوشت انگریز بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ اور کرسمس یا بڑے دن کے لیئے کثیر تعداد میں یہ جانور پالکر رکھتے ہیں۔

۲ے ممکن ہے کہ یہ اشارہ ہو Duchess of Malfy کی طرف جس نے اپنے نوکر سے بیاہ کر لیا تھا مشہور ڈرامہ نویس Webster نے اس نام سے ایک ڈرامہ بھی لکھا ہے۔

سرٹوبی ۔ تجھ پر بجلی گر جائے اور تو زنجیروں میں باندھا جائے ۔

فبین ۔ خاموش!

میلوولیو ۔ میں اپنے سات نوکروں کو حکم دونگا کہ ٹوبی کو جاکر ڈھونڈ لائیں ۔ اسی عرصہ میں اپنا چہرہ خشم آلود بنالوں گا اور شاید اپنی گھڑی کی کنجی اینٹھتا ہونگا یا اپنے کسی قیمتی ہیرے سے کھیلتا رہونگا ۔ ٹوبی پہنچے گا اور جھک کر کورنش بجالائیگا

سرٹوبی ۔ کیا یہ مردود اب بھی زندہ رہیگا ؟

فبین ۔ خاموشی سے کام لو خاموشی سے ۔

میلوولیو ۔ تب میں اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھاؤنگا ۔ چہرہ پر ایک ہلکی سی رعب آمیز مسکراہٹ لاؤنگا ۔

سرٹوبی ۔ تب ٹوبی تمھارے ہونٹ پر مکا نہیں مارے گا ؟

میلوولیو ۔ اور میں کہونگا ، چچا ٹوبی ۔ میرے نصیب نے مجھ کو اس لائق بنایا کہ آپ سے یہ کہہ سکوں ۔

سرٹوبی ۔ کیا کہے گا مُجھے بدمعاش ۔

میلوولیو ۔ آپ رندی و بدمستی سے باز آئیں ۔

سرٹوبی ۔ دور ہو کمینے ۔

فبین ۔ صبر سے کام لو ، نہیں تو سارا تماشا بے لُطف ہو جائے گا ۔

میلوولیو ۔ اور اپنا عزیز وقت ایک احمق کے ساتھ ضائع کرتے ہیں ۔"

سرانیڈرو۔ اچھا یہ میرا ذکر خیر ہو رہا ہے۔

میلوولیو۔ اور اس شخص کا نام "سرانیڈرو ہے"

سرانیڈرو۔ میں جانتا تھا کہ یہ میرا ہی تذکرہ ہے اس لیئے کہ بہت لوگ مجھکو اس لقب سے پکارتے ہیں۔

میلوولیو۔ (خط دیکھکر) اس کا مطلب کیا ہے۔

فیبین۔ اب یہ اُلّو پھنسا۔

سرٹوبی۔ خاموشی سے کام لو اور اس کو خط پڑھنے دو۔

میلوولیو۔ (خط اُٹھاکر) میری جان کی قسم! یہ میری مالکہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے C اور U اور T ٹھیک ویسے ہی ہیں۔ جیسے وہ لکھتی ہے اور وہ P کو بڑا کر کے لکھتی ہے۔ بلاشبہہ اُسی کے ہاتھوں کا لکھا ہوا ہے۔

سرانیڈرو۔ اس کے C، U، اور T، یہ کیا بک رہا ہے۔

میلوولیو۔ (پڑھتا ہے) اپنے نامعلوم محبوب کو میں یہ خط اور اپنا سلام بھیجتی ہوں" یہ محاورے ٹھیک اُسی کے ہیں۔ اور یہ (Lucrece کی تصویر) وہ مہر ہے جو اُس کے خطوں پر ہے، ضرور یہ میری مالکہ کا خط ہے۔ آخر اس خط کا مخاطب کون ہے؟

فیبین۔ پھنسا۔

میلوولیو۔ خدا جانتا ہے میں پیار کرتی ہوں

لیکن کس کو۔

بلو۔ اس راز کو افشا مت کرو۔

کوئی آدمی اِس بھید کو نہ جانے"

"کوئی آدمی اِس بھید کو نہ جانے" اس کے بعد وہ کیا کہتی ہے" میلوولیو

تو ہی تو نہیں ہے۔ جسے وہ پیار کرتی ہے۔

میلوولیو۔ میں جس پر عاشق ہوں اُس کو میرا ناز بھی اُٹھانا پڑے گا۔ لیکن خاموشی[1]

Lucrece کی طرح میرے دل کو زخمی کئے ہوئے ہے"

میں اس کی ناز برداری اور تعمیل حکم کے لئے تیار رہوں۔

(اب وہ خط کا نثری حصہ پڑھتا ہے)

"اگر یہ تیرے ہاتھ میں پڑ جائے تو خوشی سے گھوم جا، میں قسمت اور نصیبہ

کے لحاظ سے تجھ سے بلند و برتر ہوں۔ لیکن اس برتری سے گھبرا نہیں

بعض برتر پیدا ہوتے ہیں۔ بعض برتری اور عظمت حاصل کرتے ہیں اور

بعضوں پر عظمت چپکا دی جاتی ہے۔ تیری قسمت اب جاگ اُٹھی۔ اپنی

---

[1] Lucrece روسن فرضی قصہ کی ہیروئن، سکسٹس ٹارکوئنس Sexs tus

Tarquinius اس کے حسن کا دلدادہ تھا اور جب کسی حیلہ سے بھی وہ شہوت رانی میں کامیاب نہ ہوسکا

تو ایک رات جب حسن و عصمت کی یہ دیوی سوئی ہوئی تھی ٹارکوئنس نے اس کی عصمت پر شبخون مارا۔

اس باحیا خاتون نے ایک چھری سے اپنی جان ہلاک کر ڈالی۔

آنیوالی عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی ناچیز کینچلی پھینک ڈال اور چہرہ پر تازگی لا، رشتہ داروں سے نوک جھونک کر، نوکروں پر خفا ہو۔ تیری زبان پر جاہ و جلال کی باتیں ہوں۔ اور ایک غیر معمولی انسان نظر آنے کی کوشش کر۔ یہ نصیحت اُس کی ہے جو تجھ پر دل و جان سے فدا ہے۔ یاد کر کس نے تجھکو زرد موزے پہننے کو کہا تھا، یاد کر اگر تو بڑا بننا چاہتا ہے تو بن اور اگر نہیں چاہتا ہے تو ایک خادم بن کر رہ۔ الوداع۔

"خوش نصیب بدنصیب"

بالکل کھلی ہوئی بات ہے میں مغرور بنجاؤنگا۔ دانشمند مصنفوں کی کتابیں پڑھونگا۔ سر ٹوبی کو زیر کروں گا معمولی لوگوں سے ملنا چھوڑ دونگا۔ میں ایک مہذّب اور شائستہ انسان بن جاؤنگا۔ بلاشبہ میری مالکہ مجھ پر فدا ہے حال ہی میں اُس نے میرے زرد موزوں اور صلیب نما موزہ بندوں کو پسند کیا تھا اور وہ اب مجھکو مجبور کرتی ہے کہ ان کو زیبِ تن کروں میرے اقبال کا ستارہ چمک اُٹھا ہے، میں زرد موزے پہنوں گا۔ اور صلیب نما موزہ بند لگاؤنگا۔ اچھا خط میں کچھ اور بھی لکھا ہے۔

"بالیقین تو جان گیا ہوگا کہ میں کون ہوں اگر تو مجھ کو چاہتا ہے تو یہ تیرے تبسّم سے ظاہر ہو۔ تیرا تبسّم تجھکو پھبتا ہے، اس لئے میرے پیارے میرے سامنے مُسکرایا کر"

(چلا جاتا ہے)

فیبین ۔ اس پرُلطف تماشہ کے ایک حصہ کے مقابلہ میں شاہِ ایران کے ہزاروں روپیہ کا وظیفہ بھی میں قبول نہیں کر سکتا ۔

سر ٹوبی ۔ میں اس چھوکری سے صرف اس حیلہ و تدبیر کے لیئے بیاہ کر سکتا ہوں ۔

سر اینڈرو ۔ اور میں بھی ۔

سر ٹوبی ۔ اور جہیز میں ایک ایسے مذاق کے علاوہ اور کچھ بھی نہ مانگوں ۔

سر اینڈرو ۔ میں بھی کچھ اور نہیں مانگوں ۔

فیبین ۔ یہ دیکھو تو پھنسانیوالی آرہی ہے ۔

(میریا داخل ہوتی ہے)

میریا ۔ آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا، اب جب وہ مالکہ کے سامنے آئے گا تو زرد موزے پہن کر آئے گا اور وہ اس رنگ سے نفرت کرتی ہے اور وہ صلیب نما موزہ بند لگائے گا ۔ اور وہ اس طرز کو ناپسند کرتی ہے اور وہ مسکرائے گا اور وہ اپنے غم و اندوہ کی وجہ سے اس کو بھی ناپسند کریگی وہ بہت ذلیل ہوگا ۔ دیکھنا ہے تو یہ تماشہ آکر دیکھیئے ۔

سر ٹوبی ۔ اگر یہ تماشا دوزخ میں ہو تو وہاں بھی جاؤنگا ۔

سر اینڈرو ۔ میں بھی ۔ (سب چلے جاتے ہیں)

(۴)

تیسرا ایکٹ

سینِ اوّل ـــــ اولیویا کا باغ

سر ٹوبی - خدا آپ کو سلامت رکھے - اے شریف زادے -

وایلا - اور آپ کو بھی

سر ٹوبی - کیا آپ گھر کے اندر داخل ہوں گے - میری بھتیجی کی خواہش ہے کہ آپ جائیں -

وایلا - وہی میری منزل مقصود ہے -

سر ٹوبی - تو قدم آگے بڑھایئے -

وایلا - میرے قدم اپنے مقصد کو بہتر جانتے ہیں -

سر ٹوبی - میرا مطلب تھا کہ جایئے - گھر میں داخل ہو جایئے -

وایلا - اچھا تو میں جاتا ہوں -

(اولیویا اور میریا داخل ہوتی ہیں)

حسن دغوبی سے مزین خاتون! آپ پر آسمان کی خوشبوئیں نازل ہوں

سر اینڈرو - وہ نوجوان یکّا درباری ہے - "دو آسمان کی خوشبوئیں نازل ہوں

کیا ہی اچھا فقرہ ہے۔

وایلا۔ میرا پیغام صرف آپ کے کانوں کے لئے ہے۔

اولیویا۔ باغ کا دروازہ بند کر دیا جائے اور بقیہ لوگ یہاں سے چلے جائیں

(سر ٹوبی، میریا، اور سر اینڈرو چلے جاتے ہیں)

جناب ہاتھ بڑھایئے۔

وایلا۔ بندہ آپکی خدمت میں حاضر ہے۔

اولیویا۔ آپ کا نام؟

وایلا۔ حسین شاہزادی، آپ کے خادم کا نام سیزریو ہے۔

اولیویا۔ میرے خادم! یہ آپ کیا بول رہے ہیں۔ آپ تو کونٹ اورسینو کے خادم ہیں

وایلا۔ کیوں! وہ آپ کے ہیں اور اُن کی تمام چیزیں۔ آپ کی ہیں۔ آپ کے

خادم کا خادم بھی آپ کا خادم ہوا۔

اولیویا۔ میں رتی برابر بھی آپ کے ڈیوک کا خیال نہیں کرتی ہوں، وہ مجھ سے

کوئی اُمید نہ رکھیں۔

وایلا۔ میں اُنہی کی خاطر آپ کے پاس آیا ہوں۔

اولیویا۔ میری یہ التجا ہے کہ آپ ان کا کوئی تذکرہ نہ کریں، ہاں، اگر آپ

کسی دوسرے کا پیغام عشق سنائیں تو آپ کی شیریں آواز کو ایثری

نغموں پر ترجیح دونگی۔

وایلا - پیاری خاتون -

اولیویا - گزشتہ موقع پر جب آپ مجھ کو مسحور کر کے چلے گئے تو میں نے آپ کو ایک انگوٹھی بھجوا دی تھی - آپ میرے بارے میں کیا کیا سوچتے ہوں گے - کاش کوئی میرے دل کو چیر کر دیکھتا -

وایلا - میں آپ پر رحم کرتا ہوں -

اولیویا - یہ جذبہ عشق سے قریب تر ہے -

وایلا - نہیں جب لوگ کسی کو حقیر سمجھتے ہیں تو اس کو رحم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

اولیویا - اُس کا غصہ بھی پیارا معلوم ہوتا ہے - قتل چھپ سکتا ہے لیکن عشق ہرگز پردۂ خاموشی میں نہیں رہ سکتا - سیزیریو، قسم ہے گلہائے بہار کی، قسم ہے نسائیت، عفت اور صداقت کی - میں تجھ پر عاشق ہوں اور تیرے غرور کے باوجود میں اپنے جذبۂ عشق کو چھپا نہیں سکتی ہوں -

وایلا - میں اپنی معصومیت اور شباب کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی عورت بھی میرے دل کی مالک نہیں ہو سکتی - الوداع - اب میں جاتا ہوں اور پھر کبھی اپنے آقا کی داستانِ اشک سنانے نہیں آؤنگا -

اُلیویا - نہیں ایسا نہ کیجئے - آپ اکثر آیا کیجئے - ممکن ہے آپکی پیغامبری سے میں آپ کے آقا کو اُن کے عشق کا صلہ دیدوں -

دوسرا سین   اولیویا کے گھر میں ایک کمرہ

سرٹوبی بلش، سرانیڈرو ایگوچیک اور فیبین داخل ہوتے ہیں

سرانیڈرو۔ قسم ہے اپنے ایمان کی ایک لحظہ نہیں ٹھہرونگا۔

سرٹوبی۔ آخر اس کی وجہ۔

فیبین۔ آپ کو وجہ بتانی پڑے گی

سرانیڈرو۔ تمھاری بھتیجی تو مجھ پر نگاہ بھی نہیں ڈالتی ہے۔ میں نے باغ میں دیکھا کہ وہ کونٹ کے خاوند پر بہت مہربان ہے۔ کیا میں اس خادم سے بھی گیا گزرا ہوں۔

سرٹوبی۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اُس نے تم کو دیکھا بھی۔

سرانیڈرو۔ بے شک!

فیبین۔ بھلا اس سے بڑھ کر اس کی محبت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ وہ تمھیں چاہتی ہے۔

سرانیڈرو۔ کیا تم مجھے فی الواقعہ گدھا بنا ڈالو گے۔ میں ابھی ثابت کرتا ہوں

فیبین۔ اُس نے تمھارے سامنے اس نوجوان سے نرمی اور محبت کا سلوک اس لیے کیا کہ تم بھڑک اُٹھو۔ تمھاری خوابیدہ شجاعت پر یہ سلوک مہمیز کا کام کرے

تمہارے دل اور جگر گرما اٹھیں۔ اس وقت تم کو میری مالکہ سے کچھ بولنا چاہیئے تھا، تاکہ اس کی زبان گنگ ہو جاتی۔ تم سے اس کی اُمّید کی جاتی تھی۔ مگر تم نے اس موقع کو ہاتھ سے جانے دیا۔ اگر تم میری مالکہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر کسی ایسے موقع کا انتظا کرو اور اپنی شجاعت یا ڈپلومیسی دانشمندانہ چال کا ثبوت دو۔

سر اینڈرو۔ ہاں شجاعت ہو سکتی ہے لیکن ڈپلومیسی کو میں نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، میں خوشی سے (Brownist[1x]) ہو جاؤں لیکن ڈپلومیسی کی حرکت مجھ سے سرزد نہیں ہو سکتی۔

سر ٹوبی۔ تو پھر کیا ہے، شجاعت پر اپنی قسمت کی دیوار کھڑی کرو۔ کونٹ کے خادم کو لڑنے کا چیلنج دو، اس کے بدن کو گیارہ جگہ زخمی کر ڈالو۔ میری بھتیجی ان سب باتوں پر غور کریگی۔ اور ایک عورت کے خیال میں شجاعت سے بڑھ کر مرد کے لیئے کوئی طرّۂ امتیاز نہیں۔

فیبین۔ بس یہی ایک ذریعہ ہے۔

سر اینڈرو۔ کیا تم دونوں میں سے کوئی میرا چیلنج اُس کو دے آئے گا۔

1x۔ براؤن Browne کی تعلیمات کی پیروی کرنیوالا۔ رابرٹ براؤن (۱۵۵۰–۱۶۳۱) ایک انگریز پیوریٹن تھا اس کی تعلیم یہ تھی کہ ہر کلیسا کی ایک مستقل، آزاد اور مکمل ہستی ہے اور وہ پوپ کی حکمرانی سے بے نیاز ہے۔

سر ٹوبی ۔ جاؤ اور غصہ کا ایک خط لکھو، مختصر ہو لیکن چبھتا ہوا ۔ فصاحت و بلاغت ہو تو کوئی حرج نہیں، خوب طعنہ زنی کرو، اس کو خوب، تو تو، کرو اور جتنی دروغ بافیاں تمہارے کاغذ میں سما سکیں لکھ ڈالو ۔ جاؤ اور اس کو اشہب قلم کی ٹھوکریں لگاؤ ۔

(سرانیڈرو چلا جاتا ہے)

فیبین ۔ یہ خط پُر لطف ہوگا ۔

سر ٹوبی ۔ بڑا ہی بزدل ہے، اگر اس کا بدن کاٹا جائے اور اس کے جگر میں اتنا خون بھی ملے جس سے ایک چھوٹی مکھی کا پیر آلودہ ہو سکے تو میں اس کی پوری لاش کھانے کے لئے تیار ہو جاؤں ۔

میریا داخل ہوتی ہے ۔

میریا ۔ اگر چاہتے ہو کہ ہنستے ہنستے تمہارے پہلو جسم سے الگ ہو جائیں اور ان کو رفو کرنے کی ضرورت ہو تو میرے ساتھ آؤ، وہ احمق میلوولیو عجیب عجیب حرکتیں کر رہا ہے، کوئی عیسائی ان کافر شعاریوں کو اپنے لیے روا نہیں رکھے گا ۔ وہ زرد موزے پہنے ہوئے ہے ۔

سر ٹوبی ۔ اور صلیب نما موزہ بند بھی ۔

میریا ۔ ہاں وہ بدمعاش اس خط کی تمام باتوں پر حرف بہ حرف عمل کر رہا ہے وہ اپنی مسکراہٹ سے اپنے چہرہ پر اتنی لکیریں پیدا کر رہا ہے کہ دنیا

کے ... نقشہ میں بھی جس میں Indies ×۱ کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہو اتنی لکیریں نہ ہونگی۔ تم نے ایسا تماشا کبھی نہ دیکھا ہوگا، ضرور میری مالکہ اس کو ٹھونکے گی۔ اور وہ احمق اس کو بھی لطف و کرم سے تعبیر کرے گا۔

سر ٹوبی۔ چلو، چلو۔

تیسرا سین۔ ایک گلی

سبسٹین۔ میری مرضی ہرگز یہ نہ تھی کہ آپ تکلیف اٹھائیں۔ لیکن آپ اپنی خواہش سے یہ تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ اس لیے میں آپ کو نہیں روک سکتا۔

انٹونیو۔ میں آپ کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا، ملک کا یہ حصہ اجنبیوں کے لیے اکثر خطرناک ہو جاتا ہے۔ چونکہ آپ ناتجربہ کار ہیں، اس لیے میں آپ کے ساتھ ہو گیا۔

سبسٹین۔ میں آپ کا بیحد ممنون ہوں۔ ذرا شہر کی پرانی یادگاروں کو چل کر دیکھا جائے۔

انٹونیو۔ کل، آج جا کر اپنے رہنے کی جگہ دیکھ آئیے۔

×۱ دریافت انڈیز کے بعد نئے نقشہ میں اس کا اضافہ کر دیا گیا۔

سبسٹین۔ میں تھکا نہیں ہوں۔ رات آنے کو ابھی بہت دیر ہے۔ پہلے میں
اس شہر کی مشہور یادگاروں کے نظارہ سے اپنی آنکھوں کو سیر کر دوں۔
انٹونیو۔ تو مجھے معاف کیجئے، ان گلیوں میں بے خوف ہو کر نہیں چلتا ہوں
ایک دفعہ ایک بحری جنگ میں میں نے ڈیوک کے آدمیوں کی خوب
خبر لی تھی۔ اس لیے میری جان یہاں خطرہ میں ہے
سبسٹین۔ تو آپ کھلم کھلا باہر نہ نکلیں۔
انٹونیو۔ ہاں یہ مناسب نہیں ہے۔ اچھا تو میرے روپیوں کی تھیلی لے
لیجئے۔ جنوبی مضافات میں ہم لوگ ELEPHANT نامی سرائے
میں ٹھیریں گے، میں کھانے کا انتظام کرتا ہوں اور آپ شہر کی سیر
کیجئے اور معلومات میں اضافہ کیجئے۔
سبسٹین۔ تو پھر یہ روپیہ کی تھیلی کس لئے۔
انٹونیو۔ اگر کوئی چیز پسند ہو تو اپنے لئے خرید لیجئے گا۔
سبسٹین۔ میں ایک گھنٹہ میں واپس آؤں گا۔
انٹونیو۔ یاد رہے (ELEPHANT) میں
سبسٹین۔ ہاں مجھے یاد ہے۔

چوتھا سین   اولیویا کا باغ

اولیویا اور میریا داخل ہوتی ہیں

اولیویا۔ میلوولیو کہاں ہے؟

میریا۔ وہ آرہا ہے، لیکن ایک عجیب طریقہ سے، ضرور اس کو آسیب کا خلل ہوگیا ہے۔

اولیویا۔ واقعہ کیا ہے؟ کیا وہ پاگلوں کی طرح بکتا ہے؟

میریا۔ وہ صرف مسکراتا رہتا ہے۔ وہ پاگل ہوگیا ہے۔ اس لئے جب وہ آئے تو چند آدمیوں کو آپ کی حفاظت کے لئے رہنا چاہئے۔

اولیویا۔ جاؤ اس کو بلالاؤ۔ میں بھی اس کی طرح پاگل ہوں۔

میریا چلی جاتی ہے

میریا میلوولیو کو ساتھ لئے ہوئے داخل ہوتی ہے

میلوولیو تم کیسے ہو۔

میلوولیو۔ حسین مالکہ، ہا ہا ہا۔

اولیویا۔ تم مسکراتے کیوں ہو۔ میں نے تمھیں ایک غم ناک موقع پر بلایا ہے۔

میلوولیو۔ میں بھی غم گین ہوسکتا ہوں۔ اس صلیب نما موزہ بند لگانے سے خون میں رکاوٹ ہوجاتی ہے۔ لیکن ہوا کرے اگر یہ کسی کی آنکھوں کو

بھلا معلوم ہوتا ہے۔ تو میں کیوں نہ لگاؤں۔ کیا یہ کہاوت نہیں ہے
کہ ایک خوش تو جہاں خوش۔

اولیویا۔ یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے؟

میلوولیو۔ میرا دماغ سیاہ نہیں ہوا ہے۔ اگرچہ میرے پاؤں زرد ہیں لیکن
میں تو تعمیلِ حکم کر رہا ہوں میں اُس حسین تحریر کو خوب پہچانتا ہوں۔

اولیویا۔ تم سونے جاؤ گے یا نہیں۔

میلوولیو۔ سونے! اے میری پیاری دلبر، میں ابھی تیرے پاس آتا ہوں

اولیویا۔ تو اتنا مُسکراتا کیوں ہے؟ اور اپنے ہاتھ کو اتنا چومتا کیوں رہتا ہے

میریا۔ تم اس مضحکہ انگیز بے حیائی سے مالکہ کے سامنے کیوں آتے ہو؟

میلوولیو۔ "اس برتری سے گھبرا نہیں" خوب ہی لکھا ہوا تھا۔

اولیویا۔ اس سے تمھارا کیا مطلب ہے۔

میلوولیو۔ بعض برتر پیدا ہوتے ہیں۔

اولیویا۔ ہاہا۔

میلوولیو۔ بعض برتری پیدا کرتے ہیں۔

اولیویا۔ تم یہ کیا بک رہے ہو؟

میلوولیو۔ اور بعضوں پر عظمت چپکا دی جاتی ہے۔"

اولیویا۔ اللہ رحم کرے۔

میلوولیو۔ یاد کر کس نے زرد موزے پہننے کے لیے کہا تھا۔

اولیویا۔ زرد موزے!

میلوولیو۔ اور صلیب نما موزہ بند لگانے کو کہا تھا۔

اولیویا۔ صلیب نما موزہ بند!

میلوولیو۔ "اگر تو بڑا بننا چاہتا ہے تو بن"۔

اولیویا۔ یہ کیا بول رہا ہے۔

میلوولیو۔ "اور اگر نہیں چاہتا ہے تو خادم بن کر رہ"

اولیویا۔ یہ بالکل مخبوط ہو گیا ہے۔

(نوکر داخل ہوتا ہے)

نوکر۔ کونٹ اورسینو کا آدمی آیا ہوا ہے۔ اور آپ سے ملنا چاہتا ہے۔

اولیویا۔ میں ابھی اس کے پاس جاتی ہوں (نوکر چلا جاتا ہے)

میریا، اس شخص کی نگرانی کرو۔ چچا ٹوبی کہاں ہیں؟ ہمارے چند نوکر اس شخص کی نگہبانی کرتے رہیں۔

(اولیویا اور میریا چلی جاتی ہیں)

میلوولیو۔ اچھا! اب میری نگرانی کو سر ٹوبی آتے ہیں۔ وہ اُن کو صرف اسی لئے بھیج رہی ہیں کہ میں اُن سے نوک جھونک کروں، ہو بہو خط کی باتوں کے مطابق کام ہو رہا ہے۔

وہ خط میں مجھ کو لوک جھونک کی تائید کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے "اپنی پاچیز کینچلی پھینک ڈال۔ رشتہ داروں سے نوک جھونک کر، نوکروں پر خفا ہو، تیری زبان پر جاہ و جلال کی باتیں ہوں، ایک غیر معمولی انسان نظر آنیکی کوشش کر" اور ابھی جب وہ جانے لگی تو اس نے مجھے میلوولیو بخادم نہیں کہا۔ بلکہ اس شخص کے لقب سے پکارا" اب تو مجھے ذرا بر بھی شک نہیں ہے کہ میں اپنے مقصد میں ہم کنار رہوں گا۔ میرا دامن گوہر مراد سے پر ہو گا۔ یہ سب اللہ کی رحمت ہے۔

(میریا سرٹوبی بلیش اور فیبین کے ساتھ داخل ہوتی ہے)

سرٹوبی۔ وہ کیسا ہے؟ اگر دوزخ کے تمام بھوت پلیت بھی اس پر سوار ہوں، اگر شیطان بھی مسلط ہو تب بھی میں اس سے جاکر گفتگو کروں گا۔

فیبین۔ وہ تو یہاں ہے۔ کہو کیسے ہو۔

میلوولیو۔ دور رہو! میں تم لوگوں سے ملنا نہیں چاہتا ہوں۔ مجھے تنہا چھوڑ دو۔

دور رہو!

میریا۔ بھوت کیونکر بولتا ہے، سرٹوبی، میری مالکو نے کہا ہے کہ آپ اس کی نگرانی کریں۔

میلوولیو۔ ہاہا! کیا اُس نے یہ کہا ہے؟

سرٹوبی۔ نرمی سے پیش آنا چاہیئے۔ میلوولیو، تم کیسے ہو؟ شیطان کا مقابلہ

کرو، وہ بنی نوع انسان کا دشمن ہے۔

میلوولیو۔ جو بول رہے ہو اُس کا مطلب سمجھتے ہو؟

میریا۔ دیکھا نا۔ شیطان کی بُرائی کے تذکرہ پر کیسا خفا ہو گیا، اللہ رحم کرے، کہیں اس کو آسیب کا خلل تو نہیں۔

میلوولیو۔ جاؤ بھی تم سب پھانسی پر چڑھ جاؤ، تم سب بے کار، بے مغز انسان ہو، میرا عنصر تمہارے عنصر سے مختلف ہے، آئندہ اس کو بہتر سمجھو گے۔

(چلا جاتا ہے)

سرٹوبی۔ کیا یہ ممکن ہے؟

فیبین۔ اگر یہ تماشہ کسی اسٹیج پر ہوتا تو میں اُسے ایک فرضی افسانہ سمجھتا۔

سرٹوبی۔ اے روشنی طبع تو بر روے بلا شدی۔

میریا۔ اس کا پیچھا کرو، ایسا نہ ہو کہ بھانڈا پھوٹ جائے۔

فیبین۔ ہم لوگ اس کو پاگل بنا دیں گے۔

میریا۔ تب کچھ آرام نصیب ہو گا۔

سرٹوبی۔ اس کو ایک اندھیری کوٹھری میں بند کر دیں گے۔ اور اس کو باندھ کر دیں چھوڑ دیں گے۔ میری بھتیجی کو یقین ہو ہی گیا۔ ہے کہ وہ پاگل ہو گیا ہے آخر میں جب ہم لوگ اس تماشہ سے تھک چکے ہوں گے۔ تو اس کا بھانڈا پھوڑ دیا جائے گا۔

(۵)

سر اینڈرو ایگو چیک داخل ہوتے ہیں

سر اینڈرو - یہ میرا چیلنج ہے، پڑھو، کیا ہی مصالحہ دار ہے۔

سر ٹوبی - مجھکو دو "نوجوان" تو کوئی بھی ہو، لیکن تو ایک بدتمیز شخص ہے "

فبین - خوب شاباش،

سر ٹوبی - تعجب مت کر کہ میں تجھکو کیوں اس نام سے پکار رہا ہوں، میں وجہ نہیں بتاؤں گا

فبین - واللہ یہ قانون کی زد سے بھی محفوظ ہے۔

سر ٹوبی - تو لیڈی اولیویا کے ہاں آتا ہے اور وہ میرے سامنے تجھ پر نوازشیں نچھاور کرتی ہے

فبین - بہت مختصر لیکن بہت معقول ہے۔

سر ٹوبی - "تو جب گھر جائے گا تو میں تجھ پر وار کروں گا، اور اگر تو مجھے مارے گا"

فبین - خوب!

سر ٹوبی - "تو ایک لچے بدمعاش کی طرح مارے گا"

فبین - قانون کی گرفت میں بھی یہ نہیں آسکتا۔

سر ٹوبی - خدا تجھ پر رحم کرے۔ ہم دونوں میں سے کسی ایک کی روح پر

اللہ رحم کرے، وہ مجھ پر رحم کر سکتا ہے اور مجھے زیادہ اُمید ہے، اس لئے اپنی فکر کر، تیرا دوست اور تیرا جانی دشمن اینڈرو ایگوچیک"

بس یہ خط جنبش میں لانے کے لئے کافی ہے۔ میں ہی یہ خط اُس کو دونگا

میریا۔ موقع بھی اچھا ہے۔ وہ ابھی میری مالک سے گفتگو کر رہا ہے اور جلد روانہ ہوگا۔

سر ٹوبی۔ سر اینڈرو جاؤ اور باغ کے گوشہ پر اس کا انتظار کرو۔ دیکھتے ہی تلوار نکالو اور تلوار نکالتے ہی قسم کھانے لگو۔ اس لئے کہ خوفناک قسم بعض دفعہ شجاعت کا ثبوت دیتی ہے، جاؤ۔

سر اینڈرو۔ یہ سب کام میں اکیلا کر لوں گا۔

(چلا جاتا ہے)

سر ٹوبی۔ میں یہ خط نہیں دونگا۔ اس نوجوان کی شکل و صورت سے شائستگی اور تربیت کے آثار ظاہر ہیں۔ وہ ڈیوک کا پیغام لے کر میری بھتیجی کے پاس آتا ہے۔ یہ بھی اُس کی شرافت نسب کا ثبوت ہے۔ یہ خط حماقتوں سے بھرا ہے، وہ خوفزدہ نہ ہوگا بلکہ یہ سمجھے گا کہ کسی احمق کا لکھا ہوا ہے۔ میں اس کا چیلنج زبانی سنا دوں گا۔ ایگوچیک کی شجاعت سے آگاہ کر دونگا اور اس کے غصّہ اور اس کی ہوشیاری کا ڈنکا بجا دونگا۔ دونوں ایک دوسرے سے اتنا خوف کھائیں گے کہ اژدہا کی طرح دونوں ایک دوسرے

کو اپنی نگاہ سے مار ڈالیں گے۔

فیبین۔ وہ دیکھو تمھاری بھتیجی کے ساتھ آرہا ہے۔

(سرٹوبی اور میریا اور فیبین چلے جاتے ہیں)

اولیویا۔ وایلا کے ساتھ داخل ہوتی ہے

اولیویا۔ اے سنگدل شخص میں نے اپنا دل کھو کر رکھ دیا ہے۔

وایلا۔ میرا مالک بھی تمھاری ہی طرح درد دل میں مبتلا ہے۔

اولیویا۔ میری خاطر اس ہیرے کو زیب گلو کیجئے، یہ میری تصویر ہے اس سے انکار نہ کیجئے۔ کل پھر آیئے۔ آپ مجھ سے کچھ بھی مانگئے ہیں ہرگز انکار نہ کروں گی۔

وایلا۔ میں صرف ایک چیز کا طلب گار ہوں۔ میرے آقا کو دل دیجئے۔

اولیویا۔ جو چیز میں آپ کو دے چکی ہوں وہ آپ کے آقا کو کیونکر دے سکتی ہوں

وایلا۔ میں تمھیں معاف کر دوں گا۔

اولیویا۔ اچھا کل پھر آنا۔

(چلی جاتی ہے)

سرٹوبی بلش اور فیبین داخل ہوتے ہیں۔

سرٹوبی۔ خدا آپ کو سلامت رکھے

وایلا۔ اور آپ کو بھی۔

سر ٹوبی - نہ معلوم آپ نے اُس کا کیا بگاڑا ہے۔ کہ وہ خونخوار شخص باغ کے گوشہ میں کھڑا ہوا آپ کا انتظار کر رہا ہے - تیار ہو جائیے - اس لئے کہ آپ کا حریف بہت تیز، چالاک اور خونخوار ہے -

وایلا - آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے - مجھے یقین ہے کہ کوئی آدمی مجھ سے خفا نہیں ہے۔ میں نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا ہے۔

سر ٹوبی - میری باتوں پر یقین کیجئے - اور اپنی جان بچائیے، آپ کا مخالف جوانی طاقت، چالاکی اور رغبت ان تمام حربوں سے مسلح ہے۔

وایلا - جناب وہ کون ہے۔

سر ٹوبی - لڑائی جھگڑے میں تو وہ ابلیس ہی ہے۔ اُس نے تین روحوں کو جسم سے علیحدہ کیا ہے۔ اور اس وقت اُس کی خفگی کا یہ عالم ہے کہ بغیر جان لئے اُس کو تسکین ہو نہیں سکتی۔

وایلا - تو میں لیڈی اولیویا سے التجا کروں گا کہ کسی محافظ کے ساتھ مجھے گھر بخیریت تمام پہونچا دیا جائے۔ بعض لوگ خواہ مخواہ لڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں تاکہ دوسروں کی شجاعت کا امتحان لیں، یہ اسی قسم کا آدمی معلوم ہوتا ہے ۔

سر ٹوبی - اس کی خفگی کسی معقول وجہ سے ہے - آپ کو اس سے ملے بغیر جانا نہیں ہوگا - میں اپنے ساتھ آپ کو لیجاؤں گا اور آپ اس کے الزامات

کا جواب دیجئے گا۔

وایلا۔ یہ تو عجیب واقعہ ہے۔ ازراہِ کرم اس شخص سے میرا قصور دریافت کیجئے
اگر مجھ سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہے تو بالقصد نہیں بلکہ میری غفلت سے

سرٹوبی۔ اچھا میں دریافت کرتا ہوں، مسٹر فیبین جب تک اُن کے ساتھ رہو
(چلا جاتا ہے)

وایلا۔ آپ اس کی کچھ خبر رکھتے ہیں؟

فیبین۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ بیحد خفا ہے لیکن اس سے زیادہ مجھکو
خبر نہیں۔

وایلا۔ آخر یہ کس قسم کا آدمی ہے،

فیبین۔ دیکھنے میں تو کوئی بہت شجاع نہیں معلوم ہوتا ہے، مگر الیریا کے
طول و عرض میں اس کے ایسا چالاک اور خونخوار انسان ملنا مشکل ہے
چلیے اس کے پاس اگر ممکن ہو تو میں مصالحت کرا دوں گا۔

وایلا۔ میں آپ کا بیحد ممنون ہوں گا۔ میرا لڑائی جھگڑے میں جی نہیں لگتا ہے
(دونوں چلے جاتے ہیں)

سرٹوبی اور سراینڈریو داخل ہوتے ہیں۔

سرٹوبی۔ ارے بھئی۔ وہ بڑا ہی ابلیس ہے۔ ایسا شخص تو میں نے دیکھا نہیں
میں نے اس سے مقابلہ کیا تو اُس نے مجھ پر ایسا خوفناک وار کیا کہ بیان

سے باہر ہے، لوگ کہتے ہیں کہ وہ فنِ سپہ گری میں شاہ ایران کا
معلم رہ چکا ہے۔

سر انڈرو۔ وہ جہنم میں جائے میں اس سے مقابلہ نہیں کروں گا۔

سر ٹوبی۔ لیکن اب اس کو روکنے کی کوئی تدبیر نہیں ہے فیبین بھی اس کو
نہیں روک سکے گا۔

سر اینڈرو۔ اگر مجھے اس کی شجاعت کی خبر پہلے ہوتی تو ہرگز اس کو چیلنج نہیں دیتا
اگر وہ رُک جائے تو میں اپنا گھوڑا اُس کو دیدوں۔

سر ٹوبی۔ میں سب بات ٹھیک کر دیتا ہوں تم یہیں کھڑے رہو۔
(فیبین وایلا کے ساتھ داخل ہوتی ہے)

اس جھگڑے کو چکانے میں اس کا گھوڑا لوں گا میں نے اس سے کہدیا ہے
کہ نوجوان بالکل ابلیس ہے۔

فیبین۔ وہ بھی اس سے بہت ڈرا ہوا ہے، خوف سے زرد ہو رہا ہے، اور
ایسا زرد ہو رہا ہے کہ جیسے ریچھ اُس کا پیچھا کر رہا ہو۔

سر ٹوبی۔ جناب، کوئی چارہ نہیں ہے۔ اُس نے قسم کھائی ہے کہ آپ سے
لڑے گا اس سے باز نہیں آئے گا۔ تلوار نکال لیجئے، وہ کہتا ہے کہ
آپ کو ضرب نہیں لگے گی۔

وایلا۔ (جی میں) خدا مجھ پر رحم کرے! ذرا سا اور خوف ہو تو میں کہدوں

کہ مرد نہیں ہوں۔

سر ٹوبی ۔ سر اینڈ رو، کوئی چارہ نہیں ہے۔ یہ نوجوان اپنی عزت کی خاطر ایک دنگل کے بغیر چین نہیں لے گا لیکن اُس نے وعدہ کیا ہے کہ چونکہ وہ ایک شریف انسان ہے، اس لیئے وہ آپ کو چوٹ نہیں پہونچائے گا

سر اینڈ رو ۔ خدا کرے وہ اپنے عہد پر قائم رہے (تلوار کھینچتا ہے)

وایلا ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ میری مرضی کے خلاف ہے۔ (تلوار کھینچتا ہے)

انٹونیو داخل ہوتا ہے،

انٹونیو ۔ اگر اس نوجوان سے کوئی قصور سرزد ہوا ہے تو اُس کو میں اپنے سر لیتا ہوں اور میں اُس کو لئے لڑتا ہوں، (تلوار کھینچکر)

سر ٹوبی ۔ اجی حضرت! آپ ہیں کون؟

انٹونیو ۔ میں محبت کی خاطر کیا کر سکتا ہوں وہ ابھی آپ دیکھیں گے،

سر ٹوبی ۔ اگر آپ کوئی دلال ہیں تو میں آپ کے مقابلہ کو تیار ہوں (تلوار کھینچتا ہے)

فیبین ۔ سر ٹوبی ۔ ٹھہرو، افسر آرہے ہیں۔

سر ٹوبی ۔ میں فوراً تمھارے پاس آتا ہوں۔

وایلا ۔ (سر اینڈ رو) جناب تلوار اُٹھائیے،

سر اینڈ رو ۔ ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔ لیکن میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں میرا

گھوڑا خوب چلتا ہے اور لگام دینے سے رک جاتا ہے۔

دو افسر داخل ہوتے ہیں۔

پہلا افسر۔ یہی آدمی ہے اپنا کام کرو۔

دوسرا افسر۔ انٹونیو، کونٹ اور سینو کے حکم سے میں تجھکو گرفتار کرتا ہوں۔

انٹونیو۔ آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔

پہلا افسر۔ ذرہ برابر بھی نہیں۔ میں تیری صورت خوب پہچانتا ہوں، اگرچہ تیرے سر پہ کوئی بحری کلاہ نہیں ہے، اس کو لے چلو۔

انٹونیو۔ تعمیل حکم میں مجھے کوئی عذر نہیں (وایلا سے) یہ سب اس لئے ہوا کہ میں آپ کی تلاش میں نکلا۔ اب کوئی چارہ نہیں، مجھے نہایت افسوس ہے کہ مجبوراً آپ سے میں اپنے روپیہ کی تھیلی مانگتا ہوں، آپ کیوں گھبرا رہے ہیں دل کو تسکین دیجئے۔

دوسرا افسر۔ چلو بھی۔

انٹونیو۔ اس میں سے کچھ روپیہ بھی دیدیجئے۔

وایلا۔ کیسا روپیہ؟ چونکہ آپ نے ابھی مجھ پر احسان کیا اور چونکہ آپ مصیبت زدہ ہیں۔ اس لیئے میں آپ کو کچھ روپیہ دوں گا۔ میری پونجی بہت تھوڑی ہے۔ خیر جو کچھ بھی میرے پاس ہے اس کی آدھی رقم آپ کی خدمت میں ہدیہ ہے۔

انٹونیو۔ آپ مجھکو پہچانتے بھی نہیں؟ وہ میرے کل احسانات فراموش کردیے، میں مصیبت میں ہوں کہیں اپنے احسانات کو جتانے نہ لگوں۔

وایلا۔ میں تو کچھ نہیں جانتا ہوں، نہ آپ کی آواز نہ آپ کی صورت سے واقف ہوں۔ ناشکرگزاری کو میں خود دروغ گوئی، رعونت، نشہ، اور دوسرے عیوب سے بدتر سمجھتا ہوں۔

انٹونیو۔ یا اللہ!

دوسرا افسر۔ چلو بھی۔

انٹونیو۔ ذرا مجھکو بولنے دیجیے جس نوجوان کو آپ دیکھ رہے ہیں اس کو میں نے موت کے پنجے سے رہا کیا۔ اور اس کے ساتھ میرا سلوک بہت مہربانی کا رہا۔۔۔

پہلا افسر۔ تو اس سے ہم لوگوں کو کیا، وقت گزر رہا ہے چلو۔

انٹونیو۔ یہ شخص کیسا احسان فراموش ہے! سبیسٹین تجھکو شرم نہیں آتی، تجھ سے ہرگز ایسی اُمید نہ تھی۔

پہلا افسر۔ یہ شخص پاگل ہو رہا ہے، اس کو لے چلو۔

انٹونیو۔ مجھ کو لے چلیے۔ (افسر اور انٹونیو جاتے ہیں)

وایلا۔ اس شخص کی باتوں میں صداقت کا جز معلوم ہوتا ہے کہیں وہ یہ تو نہیں سمجھ رہا ہے کہ میں سبیسٹین ہوں، خدا کرے میرا بھائی بچگیا ہو۔

سرٹوبی - سراینڈرو ادھر آؤ - اور فیبین تم بھی آؤ، ہم لوگ پند نصیحت کے ایک دو شعروں پر بحث کریں -

وایلا - اُس نے سیبسٹین کا نام لیا - میرا بھائی بالکل میرا ہم شکل ہے اور اس کا لباس وغیرہ بھی بالکل میرے ہی ایسا تھا - اگر یہ بات سچ ہو تو ضرور طوفان اور آپ شور نے اُس پر رحم کیا - (چلی جاتی ہے)

چوتھا ایکٹ

پہلا سین - اولیویا کے مکان کی پاس والی سڑک -

مسخرہ - میں آپ کو بلانے کے لیئے آیا ہوں -

سیبسٹین - جا بھی احمق -

مسخرہ - اچھا تو یہ سمجھیئے کہ میں آپ کو نہیں جانتا ہوں - میری مالکہ نے مجھکو آپ کے پاس اس لیئے بھیجا ہے کہ میں آپ سے یہ کہوں کہ وہ آپ کو کچھ بات کرنے کے لیئے بلا رہی ہیں - اور آپ کا نام سینریریو نہیں ہے اور یہ میری ناک نہیں ہے -

سیبسٹین - جا اور اپنی حماقت کہیں اور دکھا تو مجھکو نہیں جانتا -

مسخرہ - حماقت! یہ لفظ کسی بڑے آدمی سے سُن لیا ہے اور مجھ پر اس لفظ کو چپکایا جا رہا ہے اپنی مالکہ سے جا کر یہ کہدوں کہ آپ آ رہے ہیں؟

سیبسٹین ۔ میرے سامنے سے چلا جا! لے یہ کچھ روپے تیرے لئے ہیں اور اگر تو ٹھہرا تو تیری خیریت نہیں ۔

مسخرہ ۔ قسم ہے کہ آپ سخی آدمی ہیں جو مسخروں کو روپے دیتے ہیں ۔ ان کی شہرت کا ڈنکا بجتا ہے ۔

(سر اینڈرو داخل ہوتے ہیں)

سر اینڈرو ۔ پھر ملاقات ہو ہی گئی تو یہ لے سیبسٹین کو مارتا ہے

سیبسٹین ۔ تو تو بھی لے، یہ لے، یہ لے، یہ لے (سر اینڈرو کو مارتا ہے)

سر ٹوبی اور فبین داخل ہوتے ہیں ۔

سر اینڈرو ۔ ٹھہر جائیے، ٹھہر جائیے جناب! نہیں تو آپ کا خنجر مکان کے اوپر پھینکدونگا ۔

مسخرہ ۔ تو میں جاکر مالکہ سے کہدوں گا ۔ (چلا جاتا ہے)

سر ٹوبی ۔ (سبسٹین کو پکڑ کے) آئیے، رک جائیے ۔

سر اینڈرو ۔ اس کو چھوڑ دو بھی میں دوسری ترکیب کروں گا، اگر الیریا میں قانون کا راج اب تک ہے تو میں اس کے خلاف مار پیٹ کا مقدمہ دائر کروں گا اگرچہ پہلا وار میں نے کیا مگر اس سے کیا؟

سبسٹین ۔ ہاتھ چھوڑ،

سر ٹوبی ۔ میں آپ کو جانے نہیں دوں گا ۔ میرے نوجوان سپاہی مسلح

ہو جاؤ۔ بدن پر گوشت بھی خوب چڑھا ہوا ہے۔

بیسٹین۔ چھوڑ بھی (چھڑا کر) تو کیا چاہتا ہے۔ ہمت ہے تو تلوار نکال۔

سر ٹوبی۔ کیا بولا، میں ابھی تیرا خون بہا کر تجھے گستاخی کا مزہ چکھاتا ہوں۔

(تلوار نکال لیتا ہے)

اولیویا داخل ہوتی ہے۔

اولیویا۔ ٹھہر ٹھہر، ٹوبی میں تجھے تیری جان کی قسم دیتی ہوں کہ رک جا۔

سر ٹوبی۔ کیا ارشاد ہوتا ہے۔

اولیویا۔ کیا ہمیشہ تیرا یہی رنگ رہے گا، اطوار نا آشنا، وحشی انسان۔ میری نظر سے دور ہو، پیارے سیبسٹین، آپ ناراض نہ ہوں، گستاخ یہاں سے دور ہو جاؤ۔

(سر ٹوبی سر اینڈرو اور فیبین چلے جاتے ہیں۔

میرے پیارے دوست، آپ عقل سے کام لیں اور ان لوگوں کی بدسلوکی کا خیال نہ کریں۔ آیئے میرے ساتھ میرے گھر آیئے اور دیکھئے کہ اس کمینہ نے اپنی شرارتوں سے کتنی چیزوں کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔ تب آپ اس کی حماقت پر مسکرائیں گے۔ آپ کو چلنا ہی ہو گا۔ انکار نہ کیجئے

سیبسٹین۔ یہ کیا واقعہ ہے؟ میں پاگل ہو گیا ہوں، یا کوئی خواب دیکھ رہا ہوں

اولیویا۔ میری التجا کو رد نہ کریں۔ کاش آپ میرے کہنے کے مطابق کرتے،

سیبسٹین ۔ اچھا میں آتا ہوں ۔

اولیویا ۔ خدا کرے ایسا ہی ہو ۔

دوسرا سین اولیویا کے گھر میں ایک کمرہ

میریا اور مسخرہ داخل ہوتے ہیں

میلوولیو ایک اندھیری کوٹھری میں

میریا ۔ یہ چوغہ پہن لے اور داڑھی لگا لے ۔ اس کو یقین دلا کہ تو سرٹوپس SIR TOPAS نامی پادری ہے جب تک میں سرٹوبی کو بلاتی ہوں (وہ چلی جاتی ہے)

مسخرہ ۔ اچھا، میں پہن لوں گا اور بھیس بدل لوں گا، اگرچہ اس کام کے لئے میں کافی لمبا نہیں ہوں، اور نہ میں اتنا دبلا ہوں کہ لوگ مجھے ایک ہونہار طالب علم سمجھیں ۔

میریا اور سرٹوبی بلش داخل ہوتے ہیں ۔

سرٹوبی ۔ پادری صاحب، آپ پر خدا کی رحمت ہو

مسخرہ ۔ پراگ کے بوڑھے سادھو نے شاہ گوربوڈک کی بھتیجی سے خوب ہی کہا تھا کہ جو چیز ہے وہ ہے ۔ اور میں چونکہ پادری ہوں، اس لئے پادری ہوں THAT سوائے THAT اور IS کو سوائے

دی کے اور کیا ہو سکتا ہے

سر ٹوبی - سر ٹوپس اس کے پاس جاؤ -

مسخرہ - رحمت ہو تجھ پر اس قید میں -

سر ٹوبی - شریر خوب نقل کرتا ہے -

میلوولیو - اندر سے کون پکارتا ہے -

مسخرہ - سر ٹوپس نامی پادری پاگل میلوولیو کو دیکھنے آیا ہے -

میلوولیو - سر ٹوپس، اچھے سر ٹوپس - میری مالکہ کے پاس جائیے

مسخرہ - مردود بھوت پلیت، تو کیوں اس آدمی کو تنگ کرتا ہے سوائے عورتوں کے کسی چیز کا تذکرہ ہی نہیں کرتا ہے۔

میلوولیو - (اندر سے) سر ٹوپس، میرے ساتھ بڑی بے انصافی ہوئی ہے میں پاگل نہیں ہوں اور لوگوں نے مجھکو ایسی خوفناک تاریکی میں ڈالدیا ہے

مسخرہ - مردود شیطان! میں تیرے ساتھ نرمی کا سلوک کر رہا ہوں، تو کہتا ہے کہ مکان تاریک ہے؟

میلوولیو - مثل دوزخ کے -

مسخرہ - یہ کیا بول رہا ہے؟ یہ ہرگز تاریک نہیں ہے

میلوولیو - سر ٹوپس، میں پاگل نہیں ہوں - یہ مکان درحقیقت تاریک ہے

مسخرہ - پاگل تو غلطی میں ہے، سوائے جہالت کے دنیا میں کوئی تاریکی

نہیں ہے اور تو اس تاریکی میں ملفوف ہے۔

میلوولیو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ یہ مکان تاریک ہے اور میرے ساتھ بڑی بے انصافی ہوئی ہے۔ اگر آپ پاگل نہیں ہیں تو میں بھی نہیں ہوں، کوئی سوال پوچھکر اس کا امتحان کر لیجئے۔

مسخرہ۔ جنگلی مرغوں کے متعلق فیثا غورث کا کیا خیال ہے۔

میلوولیو۔ وہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کی دادیوں کی روح ایک چڑیا کے اندر حلول کر سکتی ہے۔

مسخرہ۔ اس کے اس عقیدہ کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے۔

میلوولیو۔ روح کو میں ایک لطیف چیز سمجھتا ہوں۔ اس لئے اس کی رائے کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

تو تاریکی میں پڑا رہ قبل اس کے کہ میں تجھکو بھلا چنگا کردوں تجھ کو فیثا غورث کے عقیدہ کو ماننا پڑے گا اور تو ایک جنگلی مرغ کو بھی مارنے سے ڈریگا۔ اس لئے کہ شاید اس کے اندر تیری دادی کی روح ہو۔

میلوولیو۔ سر ٹوپس۔ سر ٹوپس۔

سر ٹوبی۔ واہ جی سر ٹوپس۔

میریا۔ اس داڑھی اور اس چوغہ کی بھی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے کہ تو اس کو نظر کب آتا ہے؟

سر ٹوبی - اس سے اپنی اصلی آواز میں بولو اور مجھکو آگر اس کا حال کہو - اب اِس شرارت کا خاتمہ ہونا چاہیئے - ہم لوگوں کی خیریت اسی میں ہے کہ اس تماشہ کا تمت بالخیر ہو جائے -

ببر یا اور سر ٹوبی چلے جاتے ہیں -

مسخرہ - اپنی آواز میں ایک بیت پڑھتا ہے -

کہو کہو، خوش مزاج آدمی

تمہاری لیڈی معشوقہ کیسی ہے ؟

میلوولیو - مسخرے !

مسخرہ - (میری لیڈی (معشوقہ) بے رحم ہے -

میلوولیو - ارے مسخرے !

مسخرہ - افسوس! وہ ایسی کیوں ہے -

میلوولیو - مسخرے! میری بات تو سُن -

مسخرہ - وہ دوسرے سے محبت کرتی ہے - یہ کون پکار رہا ہے ؟

میلوولیو - اچھے مسخرے، میں تجھ کو صلہ دوں گا - مجھے ایک قلم دوات اور کاغذ لادے، میں ایک شریف زادہ ہوں اور تیرا ممنون رہونگا -

(۶)

مسخرہ۔ مسٹر میلوولیو!

میلوولیو۔ ہاں، مسخرے،

مسخرہ۔ اچّھا تم پاگل کیونکر ہو گئے،

میلوولیو۔ مسخرے، اگر تیرا دماغ اچھا ہے تو میرا بھی دماغ اچھا ہے۔

مسخرہ۔ اگر تمھاری دماغی صلاحیت مسخرے کی دماغی صلاحیت سے زیادہ نہیں تو تم ضرور پاگل ہو۔

میلوولیو۔ مجھکو لوگوں نے اندھیری کوٹھری میں ڈالدیا ہے اور وہ احمق لوگ میرے پاس پادری بھیجتے ہیں اور مجھ کو ماؤف الدماغ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مسخرہ۔ پادری تو نہیں ہے۔ میلوولیو، اللہ تیرا دماغ درست رکھے سونیکی کوشش کر اور اول فول بکنا چھوڑ دے۔

میلوولیو۔ مجھے کچھ روشنائی، کاغذ اور روشنی لادو، اور جو کچھ میں لکھوں اُس کو میری مالکہ کو دے، آؤ میں تم کو اس کا معاوضہ دوں گا۔

مسخرہ۔ لادیتا ہوں۔ لیکن سچ بتاؤ کہ تم پاگل ہو یا نہیں،

میلوولیو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ پاگل نہیں ہوں۔

مسخرہ۔ مجھے تو پاگل کی باتوں کا یقین اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک
اس کا مغز سر نہ دیکھ لوں۔ میں تجھکو روشنی، کاغذ اور روشنائی لا دیتا ہوں۔

میلوولیو۔ میں تجھکو اس کا بہترین صلہ دوں گا۔

مسخرہ۔ میں ابھی آتا ہوں۔

(گانے لگتا ہے)

تیسرا سین — اولیویا کا باغ

سبسٹین داخل ہوتا ہے

سبسٹین۔ کیا خوشگوار ہوا چل رہی ہے۔ آفتاب کی کرنیں کیسی چمکتی ہیں، اس نے مجھکو یہ موتی دیا۔ میں اس کو دیکھتا ہوں اور چھوتا ہوں، یہ سب تعجب ہے لیکن جنون نہیں ہے۔ آخر انٹونیو کہاں چلا گیا۔

Elephant میں اس کا پتہ نہیں اور وہاں یہ معلوم ہوا کہ وہ میری تلاش میں نکلا ہے اس وقت مجھے اس کی زریں رائے کی ضرورت ہے۔ ممکن ہے یہ کوئی غلطی ہو اور جنون نہ ہو۔ مگر یہ تمام واقعات کچھ ایسے الوکھے ہیں کہ اپنی آنکھوں پر بھی بھروسہ نہیں ہوتا۔ خواہ میں پاگل ہوں یا یہ عورت پاگل ہے لیکن اگر وہ پاگل ہوتی تو وہ اپنے مکان کا اس حسن و خوبی سے نظم و نسق نہیں کر سکتی۔

اولیویا اور ایک پادری داخل ہوتے ہیں۔

اولیویا۔ اس جلد بازی کے لئے مجھکو بُرا بھلا نہ کہئیے، نزدیک کے معبد میں آپ میرے اور پادری کے ساتھ چلئیے اور اس مقدس جگہ میں عمر بھر کا پیمانِ وفا باندھیئے، تاکہ میری روح کو چین حاصل ہو اور آپ جب تک اس کو پوشیدہ رکھنا چاہیں پادری صاحب اُس کو مخفی رکھیں گے، آپ کی کیا رائے ہے۔

سبسٹین۔ مجھے دل وجان سے پسند ہے۔

اولیویا۔ پادری صاحب، ہم لوگوں کی رہبری کیجیے۔ آسمان کی رحمتیں ہم لوگوں پر نازل ہوں۔

(چلے جاتے ہیں)

پانچواں ایکٹ

سینِ اوّل، اولیویا کے مکان کے سامنے والی سڑک

مسخرہ اور فیبین داخل ہوتے ہیں

فیبین۔ اس کا خط مجھے دیکھنے دو۔

مسخرہ - میری ایک درخواست قبول کرو -

فبین - کیا؟

مسخرہ - اس خط کو دیکھنے کی خواہش مت کرو،

فبین - اس کی تو یہی مثال ہے کہ ایک شخص نے کسی کو ایک کتا دیا - اور اس کے معاوضہ میں کتا واپس لے لیا

(ڈیوک، وایلا، کیوریو اور نوکر داخل ہوتے ہیں،)

ڈیوک - تم لوگ لیڈی اولیویا کے آدمی ہو -

مسخرہ - جی ہاں ہم لوگ اسی کے ساز و سامان ہیں؟

ڈیوک - میں تم کو خوب پہچانتا ہوں تم کیسے ہو؟

مسخرہ - خدا کرے میرے دشمن اچھے رہیں اور میرے دوست خراب حالت میں ہوں

ڈیوک - یہ تو الٹی بات ہے - تیرے دوست اچھے رہیں نا؟

مسخرہ - نہیں وہ خراب حالت میں ہوں -

ڈیوک - یہ کیوں؟

مسخرہ - اس لئے کہ وہ لوگ میری تعریفیں کرتے ہیں اور میں نرا گدھا کا گدھا رہ جاتا ہوں - میرے دشمن صاف صاف کہدیتے ہیں کہ میں گدھا ہوں اس لئے میرے دشمن مجھکو میری کمزوریوں سے آگاہ کر دیتے ہیں -

ڈیوک۔ خوب۔

مسخرہ۔ میں تو یہی کہوں گا اگرچہ آپ بھی میرے دوست ہی ہوں۔

ڈیوک۔ لو یہ تمھارے لئے ایک اشرفی ہے۔

مسخرہ۔ اگر یہ دورُخی بات نہ ہو تو میں کہوں کہ اُس کو دو بنا دیجیے،

ڈیوک۔ تیری رائے پر عمل نہیں کروں گا۔

مسخرہ۔ جیب میں ہاتھ ڈالیے اور نکالیے،

ڈیوک۔ اچھا تو لو ایک اور بھی۔

مسخرہ۔ ایک دو تین، پرانی کہاوت ہے کہ جو کچھ ہے وہ تین ہی ہے۔
سینٹ بینٹ (Saint Benn) کی گھنٹیاں بھی ایک
دو تین بجتی ہیں۔

ڈیوک۔ اگر تم اپنی مالکہ سے جا کر یہ کہدو کہ میں یہاں اُن سے گفتگو کرنے
کے لئے کھڑا ہوا ہوں اور تم اُن کو اپنے ساتھ لیتے آؤ تو پھر میری سخاوت
بھی جاگ اُٹھے گی۔

مسخرہ۔ اچھا جناب! میں جاتا ہوں لیکن اس کو میری طمع پر محمول نہ کیجیے۔

وایلا۔ جس نے مجھکو چھڑایا تھا وہ وہ شخص آگیا۔

(انٹونیو اور افسر داخل ہوتے ہیں)

ڈیوک۔ اُس کا چہرہ مجھے خوب یاد ہے، لیکن اس کے قبل جو میں تے

اُس کو دیکھا تھا تو اُس کا چہرہ گرد و غبار سے سیاہ ہو گیا تھا، وہ ایک چھوٹے جہاز کا کپتان تھا اور اُس نے ہم لوگوں کے جہازوں کے بیڑے پر ایسے حملے کیئے کہ ہر زبان پر اُس کی تعریف کے قصیدے تھے۔

پہلا افسر۔ یہ وہی انٹونیو ہے جس نے فینکس (Phoenix) نامی جہاز اور اس کے تمام سامان و دولت پر قبضہ کر لیا تھا اور یہ وہی شخص ہے جو (Tiger) نامی جہاز پر تھا۔ جب آپ کے بھتیجے اپنے پاؤں سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ یہاں سڑکوں پر وہ لڑائی جھگڑا کر رہا تھا اور وہیں یہ گرفتار ہوا۔

وایلا۔ اُس نے مجھ پر احسان کیا اور میرے بچاؤ کے لئے اُس نے تلوار نکالی۔ لیکن اس کے بعد اول فول بکنے لگا جو میری سمجھ سے باہر تھا۔

ڈیوک۔ مشہور ڈاکو اجبری قزاق! تو کیونکر ان لوگوں کے پنجے میں گرفتار ہوا

انٹونیو۔ معزز ڈیوک آپ نے مجھ کو جن القاب سے پکارا میں اُنھیں واپس کرتا ہوں۔ انٹونیو کبھی بھی چور یا ڈاکو نہیں تھا، ہاں وہ چند وجوہ سے اورسینو کا دُشمن ضرور تھا، اس کو بھی ایک سحر سمجھئے کہ میں یہاں کیونکر آیا، وہ احسان فراموش لڑکا جو آپ کے پاس کھڑا ہے اُس کو میں نے سمندر کی بے رحم اور خونخوار موجوں سے نجات دلائی۔

اس کے بچنے کی کوئی اُمید نہ تھی میں نے اُس کی جان بچائی اور محبت سے
پیش آیا، اُسی کی خاطر دشمنوں کے اس شہر میں آیا اور اپنی جان جوکھوں میں ڈالی
اور جب وہ دشمنوں سے گھر گیا تھا تو اُس کو بچانے کے لیئے تلوار نکالی اور
جب میں گرفتار ہو گیا تو اُس کا ضیان نے مُنہ پھیر لیا اور میری روپیہ کی تھیلی
دینے سے انکار کیا جو میں نے آدھ گھنٹہ قبل اُس کو دی تھی

وایلا۔ یہ ناممکن ہے۔

ڈیوک۔ یہ کب اس شہر میں آیا،

انٹونیو۔ آج ہی آیا ہے۔ اور تین مہینہ تک ہم دونوں ایک مہینہ کے لیئے
بھی جدا نہیں ہوے۔

(اولیویا اپنے خادموں کے ساتھ داخل ہوتی ہے)

ڈیوک۔ وہ دیکھو کونٹس آ رہی ہے۔ گویا بہشت اس زمین پر اُتر کر چل رہی
ہے۔ لیکن تیری باتیں تو جنوں کی سرحد پر ہیں۔ تین مہینہ سے یہ تو جوان
تو میری خدمت کر رہا ہے

اولیویا۔ سینئر یریو تم اپنے وعدہ پر قائم نہیں ہو؟

وایلا۔ میڈم۔

ڈیوک۔ اچھی اولیویا۔

اولیویا۔ سینئر یریو کیا کہتے ہو؟

وایلا۔ میرے آقا کچھ کہیں گے، میرا فرض رہے کہ میں خاموش رہوں۔

اولیویا۔ اگر وہی پرانا راگ ہے اور وہی سر تال ہے تو یہ سب محض فضول ہے

ڈیوک۔ اب تک وہی سنگدلی۔

اولیویا۔ وفاداری بشرطِ استواری، اپنے اصول پر قائم ہوں، اب تک وہی ضد وہی ہٹ، بیرحم عورت، تیری محبت کی پرستش گاہ پر میرا دل عقیدت کے نذرانے چڑھاتا ہے اور تجھے رحم بھی نہ آیا۔ اب میں کیا کروں۔

اولیویا۔ جو جی چاہے اور جو مناسب ہو کیجئے۔

ڈیوک۔ اگر میرا دل مجھکو اجازت دیتا تو میں وہی کرتا جو مصری چور دمِ مرگ کیا کرتا تھا۔ یعنی اپنی محبوبہ کو مار ڈالتا اچھا تو سن لے تو میرے عشق کو ٹھکراتی ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ سب کس کی وجہ سے ہو رہا ہے لے سنگدل ظالمہ تو زندہ رہ لیکن جس پہ تو جان دیتی ہے اور جس پر میں بھی لطف و کرم کرتا ہوں، اُس کو تیری نظروں سے اوجھل کردونگا

(چلا جاتا ہے)

وایلا۔ میں بخوشی اس کے لئے ہزاروں بار جان دینے کو تیار ہوں پیچھا کرتی ہے

اولیویا۔ سیزیریو، تم کہاں جاتے ہو؟

وایلا۔ اس کے پاس جس کو میں اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں۔

اولیویا۔ میں مکر و فریب کے جال میں پھنس گئی۔

وایلا۔ کس نے تم سے بے وفائی کی؟

اولیویا۔ تم اتنا جلد بھول گئے۔ مقدس پادری کو بلاؤ۔

(ایک خادم جاتا ہے)

ڈیوک ۔ (وایلا سے) آؤ۔

وایلا۔ میرے پیارے آقا! میرے سیزریو! میرے شوہر کہاں جاتے ہو؟

ڈیوک ۔ شوہر؟

اولیویا۔ ہاں شوہر؟ کیا وہ انکار کر سکتا ہے؟

ڈیوک ۔ تم اس کے شوہر ہوگئے ہو!

وایلا ۔ میرے آقا ہرگز نہیں۔

اولیویا۔ افسوس! تم خوف سے انکار کر رہے ہو، سیزریو، خوف نہ کرو، تم اپنی حقیقت آشکار کر دو۔

(پادری داخل ہوتا ہے)

پادری صاحب آپ کو آپ کی عزت کی قسم دیتی ہوں کہ میرے اور اس نوجوان کے درمیان جو معاملہ گزرا ہے اس کا انکشاف کر دیجئے۔ اگرچہ ہم لوگوں کی یہ خواہش نہ تھی کہ اس راز کو آشکارا کیا جائے۔ مگر اب تو مجبوراً کرنا ہی پڑے گا۔

پادری ۔ دائمی محبت کا پیمان! دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ ملا کر اس کو

اُستوار کیا اور اپنے لبوں کے پُر تر سنگم سے اس کی تصدیق کی۔ اور ایک دوسرے کو اپنی انگوٹھی دیکر اس عہد کو اور بھی مستحکم کیا۔ اور یہ سب میرے سامنے ہوا۔ میں گواہ ہوں اور میں نے اپنی مہر تصدیق ثبت کی ہے صرف دو گھنٹہ پہلے یہ سب ہوا۔

ڈیوک۔ او دغاباز کتے کے بچے؟ جب تم سن رسیدہ ہو گے تو نہ معلوم کیا کرو گے۔ تمھارا مکر و فریب تمھاری تباہی کا باعث ہوگا۔ جاؤ اس کو لے جاؤ۔ میں تمھاری شکل کبھی بھی دیکھنا نہیں چاہتا ہوں۔

وایلا۔ میرے آقا، میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں۔

اولیویا۔ قسم نہ کھاؤ، اگرچہ تم خوف زدہ ہو، لیکن کچھ بھی تو عہد و پیمان پہ قائم رہو

(سر انیڈرو ایگوچیگ جن کا سر زخمی ہو گیا ہے داخل ہوتے ہیں)

سر انیڈرو۔ خدا کے لیئے ایک سرجن ڈاکٹر، کو بلا دو، اور کسی آدمی کو سر ٹوبی کے ہاں بھیجو۔

اولیویا۔ واقعہ کیا ہے؟

سر اینڈرو۔ اس نے میرا سر زخمی کیا، سر ٹوبی پر بھی ایک زبردست وار کیا کاش میں گھر پر ہوتا۔

اولیویا؟ کس نے؟

سر اینڈرو۔ کونٹ کے آدمی سیزر یو نے .... ہم لوگوں نے

اُسے بزدل سمجھا تھا مگر وہ تو مجسّم ابلیس ہے۔

ڈیوک۔ میرے آدمی سیزریو نے؟

سر اینڈریو۔ ہاں، قسم ہے اُسی نے، وہ تو یہیں ہے۔ تم نے میرا سر زخمی کر دیا، حالانکہ جو کچھ میں نے کیا وہ سر ٹوبی کی ترغیب سے۔

وایلا۔ میں نے تم کو ضرب نہیں لگائی۔ تم نے بلا وجہ مجھ پر تلوار نکال لی۔ لیکن میں خوش اخلاقی سے پیش آیا اور ضرب نہیں لگائی۔

سر اینڈریو۔ بلا شبہ تم نے مجھے ضرب لگائی ہے۔ وہ دیکھو سر ٹوبی لنگڑاتے ہوئے آ رہے ہیں۔

(سر ٹوبی بلش نشہ کی حالت میں مسخرہ کیساتھ داخل ہوتے ہیں)

اگر وہ مخمور نہ ہوتے تو وہ تمہاری خبر لیتے۔

ڈیوک۔ کہو کیا حال ہے۔

سر ٹوبی۔ اس نے مجھے ضرب لگائی ہے۔ اور مے خوار سرجن ڈِک (ڈاکٹر) کو دیکھا ہے۔

مسخرہ۔ ایک گھنٹہ سے وہ مخمور ہیں۔

سر ٹوبی۔ تب وہ ایک بدمعاش شخص ہے۔ میں مے خواروں سے نفرت کرتا ہوں۔

اولیویا۔ اس کو لے جاؤ۔ یہ سب کس کا کام ہے۔

سر اینڈرو - سر ٹوبی - میں تم کو مدد دوں گا - ہم دونوں کی مرہم پٹی ایک ساتھ ہوگی -

اولیویا - ان کو بستر پر لے جاؤ اور زخم کا علاج کیا جائے -

(مسخرہ فیبسن سر ٹوبی اور سر اینڈرو چلے جاتے ہیں -)

سبسٹین داخل ہوتا ہے

سبسٹین - مجھے افسوس ہے کہ آپ کے چچا کو میں نے ضرب لگائی - لیکن اگر وہ میرا بھائی بھی ہوتا تب بھی میں یہی کرتا تم مجھ کو جس نگاہ سے دیکھ رہی ہو اس سے تمھاری خفگی کا ثبوت ملتا ہے - میری پیاری اپنے عہد کی خاطر تو مجھے معاف کردو -

ڈیوک - ایک ہی صورت ایک ہی آواز ایک ہی لباس یہ تو ایک عجیب منظر ہے

سبسٹین - میرے پیارے انٹونیو میرے دل سے پوچھو کہ تمھارے فراق میں میرا کیا حال تھا -

انٹونیو - تم سبسٹین ہو ؟

سبسٹین - تم مجھ سے ڈر رہے ہو ؟

انٹونیو - واللہ کیا مشابہت ہے - ایک سیب کے دو حصے بھی ایک دوسرے کے اتنا مشابہ نہیں ہوتے سبسٹین کون ہے ؟

اولیویا - تعجب ! تعجب !

سبسٹین — میرا تو کوئی بھائی نہ تھا۔ میری ایک بہن تھی جس کو بے رحم اور خونخوار موجوں نے نگل لیا۔ تم کس ملک کے رہنے والے ہو؟ تمہارا نام؟ تمہارا نسب؟

وایلا۔ میرا... مرزوبوم میسیلائن ہے۔ میرے والد کا نام سبیسٹین تھا، تمہاری شکل کا سبیسٹین میرا بھائی تھا لیکن وہ قبر ہی میں مدفون ہے۔ اگر روحیں انسانی شکل میں آسکتی ہیں تو تم کہیں میرے بھائی تو نہیں ہو؟

سبسٹین۔ اگر تم عورت ہوتے تو تمہارے گالوں پر اشکباری کرتا اور چلا اٹھتا "خوش آمدید" میری ڈوبی ہوئی وایلا"۔

وایلا۔ میرے والد کے ابرو پر ایک خال تھا۔

سبسٹین۔ اور میرے والد کے ابرو پر بھی۔

وایلا۔ اور جب وایلا زندگی کے تیرہویں سنگ میل پر پہونچی تو والد کا انتقال ہو گیا۔

سبسٹین۔ وہ واقعہ مجھ کو اب تک یاد ہے۔ جب میری بہن تیرہ سال کی ہوئی تو میرے والد نے اس دنیا کو خیرباد کہا۔

وایلا۔ جب تک واقعات سے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ میں ہی وایلا ہوں اُس وقت تک مجھے گلے نہ لگایئے۔ اس کی تصدیق کے لیے میں آپ کو اس شہر میں ایک کپتان کے پاس لے جاؤں گی اور اسی

کے ہاں میرے یہاں آنے کے پہلے کپڑے رکھے ہوئے ہیں۔ اس کی
مدد سے میں اس شریف ڈیوک کے ہاں نوکر ہوگئی اور اس ڈیوک
اور اس لیڈی کے درمیان پیغامبری کے فرائض انجام دیتی تھی۔

سبسٹین۔ (اولیویا سے) شریف خاتون آپ کو غلط فہمی ہوگئی۔ لیکن یہ سب
قدرت کا کھیل ہے۔ آپ تو ایک عورت پر دارفتہ ہوئی تھیں لیکن
آپ نے دھوکہ نہیں کھایا آپ کا بیاہ مرد سے بھی ہوا اور عورت سے
بھی۔

ڈیوک۔ تعجب نہ کرو، وہ ایک شریف زادہ ہے، میں بھی اس خوشی میں
شریک ہوں گا (وایلا سے) تو نے اکثر مجھ سے اظہارِ محبت کیا ہے۔

وایلا۔ میں اپنی بات پر قائم ہوں اور جس طرح آفتاب کی گرمی ہمیشہ قائم رہتی
ہے اسی طرح میں بھی اپنی باتوں پر ہمیشہ قائم رہوں گی۔

ڈیوک۔ اپنا ہاتھ مجھ کو دو، میں تجھ کو زنانہ لباس میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

وایلا۔ جو کپتان مجھ کو ساحل پر لایا تھا اُسی کے پاس میرے .... کپڑے
ہیں وہ میلوولیو کے کہنے سے لیڈی اولیویا کے ہاں نوکر ہے۔

اولیویا۔ میلوولیو کو یہاں لاؤ۔ اس بیچارہ کی جان عجیب ضیق میں ہے
میں تو اس کو بالکل بھول گئی تھی۔

مسخرہ ایک خط لئے ہوئے فیبین کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔ اُس

کا کیا حال ہے۔

مسخرہ۔ اس نے آپ کو ایک خط لکھا ہے، میں صبح ہی آپ کو دیتا۔ لیکن پاگلوں کے خطوں کی وقعت کیا؟ جس وقت بھی دیدیا جائے کوئی حرج نہیں۔

اولیویا۔ کھولو اور پڑھو۔

مسخرہ۔ اچھا تو سُنیئے۔ مسخرہ پاگل کا خط سُناتا ہے۔

"قسم خدا کی، میڈم"

اولیویا۔ یہ کیا، تو پاگل ہو گیا ہے۔

مسخرہ۔ میں تو پاگل کا خط پڑھ رہا ہوں۔

اولیویا۔ ٹھیک سے پڑھو۔

مسخرہ۔ اچھا آپ کا حکم بجالاتا ہوں غور سے سُنیئے۔

اولیویا۔ (فیبین سے) تم پڑھو۔

فیبین۔ "قسم خدا کی میڈم" آپ میرے ساتھ بے انصافی کر رہی ہیں، اور دُنیا اس سے آگاہ ہو جائے گی۔ اگرچہ آپ نے مجھکو اندھیرے میں بند کر دیا ہے اور اپنے نشہ خوار چچا کو میرا مالک بنا دیا ہے، لیکن میرے ہوش و حواس آپ کے ہوش کی طرح بالکل درست ہیں۔ میرے پاس آپ ہی کا لکھا ہوا خط ہے جس کی وجہ سے یہ سب حرکتیں

مجھ سے سرزد ہوئیں۔ اس خط سے سب باتیں ظاہر ہو جائیں گی میرے بارے میں آپ جو چاہیں کریں۔ یہ سب میں نے رنجش کی وجہ سے لکھ دیا ہے

"بدسلوکی کا شکار میلوولیو"

اولیویا۔ اُس کا لکھا ہوا ہے؟

مسخرہ۔ ہاں۔

ڈیوک۔ اس سے تو پاگل پن کا پتہ نہیں چلتا ہے۔

اولیویا۔ فیبین۔ اس کو رہا کر کے یہاں لاؤ (فیبین چلا جاتا ہے)

شریف ڈیوک! ایک ہی دن تمام خوشیاں رچائی جائیں اور میرے ہی گھر پر اور میرے ہی خرچ پر۔

ڈیوک۔ آپ کی رائے دل و جان سے پسند ہے

(وایلا سے) تمھارا آقا تم کو غلامی سے رہا کرتا ہے اور تمھاری خدمات کے صلہ میں تم کو اپنی بیوی بناتا ہے

اولیویا۔ اور تم میری بہن ہو

فیبین میلوولیو کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔

ڈیوک۔ یہی وہ پاگل ہے۔

اولیویا۔ یہی ہے، میلوولیو، کیسے ہو؟

میلوولیو۔ آپ نے میرے ساتھ سخت بے انصافی کی ہے۔

اولیویا ۔ میں نے؟ نہیں، یہ کیا بولتے ہو۔

میلوولیو ۔ ہاں، آپ نے ۔ اس خط کو پڑھئے ۔ کیا یہ آپ کی تحریر نہیں ہے۔ کیا یہ آپ کی مہر نہیں ہے، آپ نے کیوں اظہارِ محبت کیا، کیوں مجھ سے کہا کہ مسکراتے ہوئے اور زرد موزے پہن کر اور صلیب نما موزہ بند لگا کر آؤ۔ اور کیوں یہ کہا کہ سرٹوبی اور دوسرے لوگوں پر خفا ہوتے رہو اور جب میں نے آپ کے احکام کی تعمیل کی تو آپ نے مجھے کوٹھری میں مقید کر دیا۔ کالی کوٹھری میں رکھدیا۔ پادری کو بھیج دیا اور مجھ کو خوب ہی احمق بنایا۔

اولیویا ۔ افسوس! میلوولیو، یہ میری تحریر نہیں ہے۔ یہ ضرور ہے کہ میری تحریر سے بہت ملتی جلتی ہے۔ بلاشبہ یہ میریا کی تحریر ہے، اور اب مجھے خیال آتا ہے کہ اُس نے سب سے پہلے مجھے کہا تھا کہ تم پاگل ہوگئے ہو، تم اس مذاق کے شکار ہوئے ہو۔ جب مجرموں کا نام معلوم ہو جائیگا تو تم ہی اپنے مقدمہ کے مدّعی اور منصف دونوں ہو گے۔

فیبین ۔ میری بات سُنئے، تاکہ آج کی خوشیوں میں کسی قسم کا رخنہ نہ ہو۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے اور ٹوبی نے میلوولیو کو زک دینے کی یہ تدبیر سوچی تھی۔ اس لئے کہ وہ نہایت بدسلوکی سے پیش آتا تھا، سرٹوبی کے کہنے پر میریا نے خط لکھا اور اس کے صلہ میں سرٹوبی نے اُس سے

بیاہ کر لیا ہے۔

اولیویا۔ افسوس! ہم لوگوں نے تجھ کو زک دی۔

مسخرہ۔ کیوں "بعض برتر پیدا ہوتے ہیں بعض برتری حاصل کرتے ہیں اور بعض لوگوں پر عظمت چپکا دی جاتی ہے" اس تماشہ میں میرا بھی حصہ رہا ہے۔ میں سر ٹوپس بنا تھا۔

میلوولیو۔ میں تم سبھوں سے انتقام لوں گا۔ (چلا جاتا ہے)

اولیویا۔ اُس کو لوگوں نے بہت ستایا ہے

ڈیوک۔ اُس کو جا کر منایئے۔ اُس نے اب تک کپتان کا پتہ نہیں دیا۔ جب اس کا پتہ چل جائے تو ہم لوگوں کی روحیں دائمی محبت کا لُطف اُٹھائیں گی۔ پیاری بہن ہم لوگ بہن رہیں گے، سیزیریو، آؤ، جب تک تم مرد کے لباس میں ہو اُسی نام سے پکاری جاؤ گی۔ جب دوسرا لباس پہن لو گی تو اورسینو کی بیوی اور اُس کے دل کی ملکہ کہلاؤ گی

(سوائے مسخرے کے سب چلے جاتے ہیں، مسخرہ ایک گیت گاتا ہے)

تمّت

شکسپیر کے دوسرے ڈراموں کا ترجمہ

ازجناب سعدالحق عاشق ایم۔اے

من کی چاہ As you Like it کا ترجمہ قیمت عمر

ہنری پنجم Henry V کا ترجمہ زیر طبع

ملنے کا پتہ

دانش محل

۲۷۴۶/ کوچہ ناہر خاں دہلی

"دانش محل"

کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ذخیرے میں انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی، دار المصنفین اعظم گڈھ، ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد اور ندوۃ المصنفین دہلی کی معیاری مطبوعات اور حیدرآباد، دہلی، لاہور، لکھنؤ اور دوسرے مقامات کے مشہور اداروں کی ہر علم وفن کی کتابیں ہر وقت موجود رہتی ہیں ہم کتابوں کی فراہمی میں خواہ وہ کہیں بھی چھپی ہوں، زیادہ سے زیادہ سہولت اور کفایت بہم پہنچاتے ہیں۔ ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھا کر اپنے قیمتی کتب خانہ کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنائیے۔

ملنے کا پتہ

دانش محل

۲۷۴۶ کوچہ ناہر خاں دہلی